WED.13.May.2026
VOLUME: 22 NO:114
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ
ناندیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ:مئی

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروزبدھ 13/مئی 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 114
25/ذیقعدہ 1447ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات :4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
KANGAN JEWELLERS
کنگن جویلرس
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

پیپر لیک کے بعد نیٹ یو جی 2026 امتحان منسوخ

جے رام رمیش نے این ٹی اے اور مودی حکومت پر اٹھائے سنگین سوال

نئی دہلی: 12/مئی (ایجنسیز) نیٹ یو جی 2026 امتحان کے پیپر لیک معاملے نے ملک بھر میں بڑا سیاسی اور تعلیمی بحران کھڑا کر دیا ہے۔ امتحان منسوخ کیے جانے کے بعد کانگریس کے سینئر لیڈر جے رام رمیش نے مودی حکومت اور نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی یعنی این ٹی اے کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے اپنی ایکس پوسٹ میں کہا کہ نیٹ یو جی پیپر لیک اور اس کے بعد امتحان کی منسوخی این ٹی اے کی کارکردگی پر سنگین سوالات کھڑے کرتی ہے۔ قبل ازیں راہل گاندھی نے بھی اس معاملہ پر حکومت کو آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے اسے طلبہ کے ساتھ جرم سے تشبیہ دی تھی۔ جے رام رمیش نے کہا کہ پارلیمانی قائمہ کمیٹی کی 371 ویں رپورٹ میں بھی اس بات کا ذکر کیا گیا تھا کہ صرف 2024 میں این ٹی اے کی جانب سے منعقد 14 قومی امتحانات میں سے پانچ میں پیپر لیک یا بے ضابطگیوں کے معاملات سامنے آئے تھے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جے ای ای مینز 2025 میں 'آنسر کی' کی غلطیوں کے سبب 12 سوال واپس لینے پڑے تھے، جبکہ سی یو ای ٹی امتحانات میں بھی نتائج اور انعقاد میں تاخیر نے تعلیمی نظام کو متاثر کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مودی حکومت نے پرانے داخلہ نظام کو ختم کر کے ایک مرکزی نظام نافذ کیا، جو بدعنوانی اور بے ضابطگیوں سے پر ہے۔ ان کے مطابق این ٹی اے مسلسل پارلیمنٹ کو اپنی سالانہ رپورٹ دینے میں ناکام رہی ہے اور صرف مالیاتی تفصیلات پیش کرتی رہی ہے۔ جے رام رمیش نے کہا کہ 16 جون 2024 کو وزیر تعلیم نے خود اعتراف کیا تھا کہ این ٹی اے کو بڑے پیمانے پر اصلاحات کی ضرورت ہے، مگر دو برس گزرنے کے باوجود صورت حال میں کوئی نمایاں تبدیلی نظر نہیں آ رہی۔ ادھر تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ نیٹ یو جی 2026 امتحان سے پہلے ایک 'گیس پیپر' واٹس ایپ سمیت سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر گردش کر رہا تھا۔ بتایا جا رہا ہے کہ اس دستاویز میں شامل کئی سوالات اصل امتحان سے مماثلت رکھتے تھے۔ ذرائع کے مطابق تقریباً 400 سوالات پر مشتمل ایک فائل امتحان سے پہلے ہی طلبہ کے درمیان پہنچ چکی تھی، جس کے بعد پیپر لیک کے شبہات مزید مضبوط ہو گئے۔ راجستھان اسپیشل آپریشنز گروپ یعنی ایس او جی نے معاملے کی تحقیقات تیز کرتے ہوئے مختلف ریاستوں میں چھاپے مارے ہیں۔ دہرادون اس معاملے میں اہم مقام کے طور پر سامنے آیا، جہاں سے پہلے بھی کئی مشتبہ افراد کو حراست میں لیا جا چکا ہے۔ تازہ کارروائی میں فرار ملزم راکیش کی گرفتاری کو اہم کامیابی مانا جا رہا ہے۔ ذرائع کے مطابق اب تک 20 سے زیادہ مشتبہ افراد کو حراست میں لیا جا چکا ہے جبکہ کئی دیگر ملزمان، جن میں ماسٹر مائنڈ بھی شامل ہیں، گرفتار کیے جا چکے ہیں۔ تحقیقات سے اشارہ ملا ہے کہ یہ معاملہ کسی ایک فرد تک محدود نہیں بلکہ ایک منظم گروہ کے ذریعے انجام دیا گیا ہو سکتا ہے۔ اس دوران دہرادون پولیس نے کیمرے پر بیان دینے سے انکار کیا، تاہم اتنا ضرور کہا کہ راجستھان پولیس نے ان سے رابطہ کیا تھا اور ایک ملزم کو اپنے ساتھ لے گئی۔ مرکزی ایجنسیوں کی جانب سے بھی اس معاملے کی جانچ کے امکانات ظاہر کیے جا رہے ہیں۔

'موڈیز ریٹنگز' نے ہندوستان کی اقتصادی شرح نمو 0.8 پوائنٹس کم کر کے 6 فیصد کر دی

نئی دہلی: موڈیز ریٹنگز نے 2026 کے لیے ہندوستان کی اقتصادی شرح نمو کا تخمینہ منگل (12 مئی) کو 0.8 فیصد پوائنٹ گھٹا کر 6 فیصد کر دیا۔ یہ گراوٹ نجی کھپت اور صنعتی سرگرمیوں میں سستی کے ساتھ ساتھ توانائی کی بلند لاگت کی وجہ سے کی گئی ہے۔ کریڈٹ ریٹنگ ایجنسی نے اپنے 'گلوبل میکرو آؤٹ لک' کے مئی ایڈیشن میں کہا کہ آئندہ 6 ماہ میں توانائی کی قیمتوں میں اضافہ اور ایندھن و کھاد کی کمی کا اثر مختلف ممالک میں الگ الگ ہوگا جو ان کے انحصار اور لچک پر منحصر ہے۔ ایجنسی نے کہا کہ ''عالمی منظرنامہ انتہائی غیر یقینی بنا ہوا ہے کیونکہ امریکہ اور ایران کے درمیان جنگ بندی کی صورتحال نازک ہے۔ ہم ہندوستان کے لیے شرح نمو میں تقریباً 8.0 فیصد پوائنٹ تک کی گراوٹ کا اندازہ لگاتے ہیں۔'' اس کے علاوہ 2027 (کیلنڈر سال) کے لیے بھی موڈیز ریٹنگس نے ہندوستان کی جی ڈی پی (مجموعی ملکی پیداوار) کی شرح نمو کا تخمینہ 5.0 فیصد پوائنٹ گھٹا کر 6 فیصد کر دیا ہے۔ ایجنسی کے مطابق توانائی کی سپلائی میں بہتری اور شپنگ کی آمد و رفت کے معمول پر آنے کے ساتھ یہ دباؤ آہستہ آہستہ کم ہوں گے اور معاشی سرگرمیوں میں بہتری آئے گی۔ ساتھ ہی موڈیز نے کہا کہ ہندووستان تیل کی بلند قیمتوں کے تئیں خصوصی طور پر حساس ہے، کیونکہ ملک اپنی توانائی کی ضروریات کا تقریباً 90 فیصد درآمد کرتا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ شرح نمو میں کمی ایک بڑی وجہ بڑھتی ہوئی مہنگائی بھی ہے۔ جب لاگت بڑھتی ہے تو کمپنیاں اس کا بوجھ صارفین پر ڈالتی ہیں، جس سے کھانے پینے کی چیزوں سے لے کر الیکٹرانک سامان تک سب مہنگا ہو جاتا ہے۔ موڈیز کے تجزیے کے مطابق اگر مہنگائی اسی طرح برقرار رہی تو ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) کو سود کی شرحوں میں کٹوتی کرنے میں تاخیر ہو سکتی ہے۔ بلند شرح سود کا مطلب ہے کہ مہنگا قرض جس سے لوگ کار یا گھر خریدنے جیسے بڑے اخراجات کو مؤخر کر دیتے ہیں۔ گھریلو کھپت میں آنے والی یہ سستی براہ راست جی ڈی پی کی رفتار کو کم کر دیتی ہے۔

1.5 کروڑ کی ایل پی جی چوری، سرکاری ملازمین اور کاروباریوں نے مل کر فروخت کر دی 90 میٹرک ٹن گیس

رانچی: مغربی ایشیا میں جاری کشیدگی کے باعث پوری دنیا میں رسوئی گیس کا بحران گہرا ہونے لگا ہے۔ اس درمیان چھتیس گڑھ میں ایل پی جی چوری کا بڑا معاملہ سامنے آیا ہے۔ پولیس نے ایک ایسے گروہ کا پردہ فاش کیا ہے جس نے مبینہ طور پر 90 میٹرک ٹن سے زیادہ ایل پی جی گیس چوری کر اس کی کالا بازاری کر دی۔ چوری کی گئی گیس کی قیمت تقریباً 5.1 کروڑ روپے بتائی جا رہی ہے۔ پولیس کے مطابق چوری کی گئی گیس ان ٹینکروں سے نکالی گئی تھی جنہیں گزشتہ سال ایک دیگر گیس چور معاملے میں ضبط کیا گیا تھا۔ پورا معاملہ دسمبر 2025 سے منسلک ہے جب سہورا علاقے کے جنگل میں پولیس نے 6 ایل پی جی ٹینکر برآمد کیے تھے۔ الزام تھا کہ ایک گروہ ٹینکروں سے گیس نکالنے کے لیے انہیں وہاں لے گیا تھا۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس پرتیبھا پانڈے نے بتایا کہ افسران کی ایک ٹیم نے مشکوک سرگرمی دیکھ کر پولیس کو اطلاع دی تھی، جس کے بعد ایف آئی آر درج کر ٹینکر ضبط کیے گئے تھے۔ یہ ٹینکر مارچ تک پولیس کی نگرانی میں رہے۔ رواں سال مارچ میں بڑھتی گرمی اور حفاظتی انتظامات کی کمی کے پیش نظر پولیس نے ضلع کلکٹر سے ٹینکروں کی ذمہ داری لینے کی اپیل کی۔ افسران کے مطابق 30 مارچ کو ٹینکر محکمہ خوراک کو سونپ دیے گئے۔ بعد میں یہ ٹینکر رائے پور واقع ایک ایل پی جی تقسیم کرنے والی کمپنی کے مالک سنتوش ٹھاکر کے قبضے میں پہنچ گئے۔ الزام ہے کہ ٹینکر سونپنے سے قبل ان میں موجود گیس کا وزن نہیں کرایا گیا۔ ٹینکروں کو رائے پور کے اورلا گاؤں واقع کمپنی کے احاطے میں لے جایا گیا، جہاں 30 مارچ سے 5 اپریل کے درمیان گیس چوری کی گئی۔ اس کے بعد 6 اور 8 اپریل کو ٹینکروں کا وزن مہاسمند فوڈ آفیسر آفس میں کرایا گیا۔ معاملے کا انکشاف تب ہوا جب ٹینکروں کے اصلی ٹرانسپورٹر انہیں واپس لینے سہورا تھانے پہنچے۔ تحقیقات میں پتہ چلا کہ ٹینکروں سے گیس غائب ہے۔ اس کے بعد انہوں نے پولیس میں شکایت درج کرائی۔ پولیس کے مطابق ٹینکروں میں لگے جی پی ایس سسٹم سے تصدیق ہوئی کہ گاڑی ملزم کی گیس ایجنسی کے پلانٹ تک گئے تھے۔ تحقیقات میں یہ بھی سامنے آیا کہ ملزم کی کمپنی نے اپریل میں صرف 47 ٹن ایل پی جی خریدی تھی۔ ان کا شروعاتی اسٹاک صفر تھا، اس کے باوجود 107 ٹن گیس فروخت کر دی گئی۔ مہاسمند ایس پی پربھات کمار کے مطابق اس معاملے کے مرکزی ملزمان محکمہ خوراک کے افسر اجے یادو، گیس کاروباری پنکج، ان کے ساتھی منیش چودھری اور تقسیم کرنے والی کمپنی کے مالک سنتوش ٹھاکر ہیں۔ اب تک اجے یادو، پنکج چندراکر اور منیش چودھری کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ پولیس کا الزام ہے کہ محکمہ خوراک کے افسر اور گیس ایجنسی کے مالک نے مل کر سنتوش ٹھاکر کو ٹینکروں کی کسٹڈی دلوائی۔ اس کے بعد رائے پور کی مختلف گیس ایجنسیوں سے رابطہ کر چوری کی ایل پی جی فروخت کرنے کی سازش رچی گئی۔ فی الحال کم از کم 8 گیس ایجنسیاں تحقیقات کے دائرے میں ہیں، جنہوں نے مبینہ طور پر چوری کی گیس خریدی تھی۔ ملزمان نے شروع میں دعویٰ کیا تھا کہ گیس ٹینکروں سے لیک ہو گئی تھی، لیکن تکنیکی ٹیم نے کسی بھی طرح کے لیکیج سے انکار کر دیا ہے۔

نیٹ-یو جی 2026 پیپر لیک کے پیچھے سیاسی تحفظ، اروند کیجریوال کا مرکز پر شدید حملہ

نئی دہلی: 12/مئی (ایجنسیز) عام آدمی پارٹی کے قومی کنوینر اروند کیجریوال نے منگل کو نیٹ-یو جی 2026 پیپر لیک معاملے پر مرکزی حکومت پر سخت حملہ کرتے ہوئے الزام لگایا کہ امتحانی مافیا کو سیاسی تحفظ حاصل ہے، اسی وجہ سے بار بار اہم امتحانات کے پرچے لیک ہو رہے ہیں اور لاکھوں طلبہ کا مستقبل خطرے میں پڑ رہا ہے۔ اروند کیجریوال نے پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ نیٹ امتحان کا پرچہ لیک ہونا صرف ایک انتظامی ناکامی نہیں بلکہ اس کے پیچھے اوپری سطح پر ملی بھگت موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے جرائم میں ملوث افراد کو سیاسی سرپرستی حاصل ہونے کی وجہ سے ہی پیپر لیک جیسے واقعات رک نہیں پا رہے ہیں۔ انہوں نے مرکزی حکومت کی خاموشی پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ لاکھوں طلبہ سال بھر سخت محنت کرتے ہیں، ان کے والدین بے شمار قربانیاں دیتے ہیں، لیکن جب امتحان کا پرچہ لیک ہوتا ہے تو پورے خاندان کو شدید ذہنی اذیت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو یہ سمجھنا چاہئے کہ ایسے واقعات نوجوانوں کے اعتماد کو کس حد تک متاثر کرتے ہیں۔ قومی جانچ ایجنسی نے منگل کو 3 مئی کو منعقد ہونے والا نیٹ-یو جی 2026 امتحان منسوخ کرنے کا اعلان کیا۔ یہ فیصلہ امتحانی عمل میں بے ضابطگیوں سے متعلق مرکزی ایجنسیوں کو ملی اطلاعات کے بعد لیا گیا۔ اروند کیجریوال نے کہا کہ یہ پہلا موقع نہیں ہے جب نیٹ امتحان کا پرچہ لیک ہوا ہو۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ 2017، 2021، 2024 اور اب 2026 میں بھی اسی طرح کے واقعات سامنے آ چکے ہیں۔ انہوں نے حکومت سے سوال کیا کہ گزشتہ پیپر لیک معاملات میں ملوث افراد کے خلاف کیا کارروائی کی گئی اور اصل ذمہ دار کون تھے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت بغیر پیپر لیک کے ایک امتحان بھی شفاف انداز میں منعقد نہیں کرا سکتی تو پھر بہتر طرز حکمرانی کی امید کیسے کی جا سکتی ہے۔ دہلی کے سابق وزیر اعلیٰ نے امتحانی نظام کی نگرانی کرنے والے اعلیٰ افسران کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ جو لوگ منصفانہ امتحان کرانے میں ناکام رہے ہیں، انہیں جوابدہ بنایا جانا چاہئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ لاکھوں طلبہ کا مستقبل داؤ پر لگا ہوا ہے، اس لیے ذمہ دار افراد کو سزا ملنی ضروری ہے تاکہ آئندہ ایسے واقعات دوبارہ نہ ہوں۔ اپنے طالب علمی کے دنوں کو یاد کرتے ہوئے اروند کیجریوال نے کہا کہ آئی آئی ٹی اور آئی اے ایس جیسی مسابقتی امتحانات کی تیاری کے دوران طلبہ اور ان کے والدین شدید دباؤ سے گزرتے ہیں، اس لیے امتحانی نظام میں شفافیت برقرار رکھنا انتہائی ضروری ہے۔

ایران کی کھلی دھمکی، دوبارہ حملہ ہوا تو 90 فیصد یورینیم افزودگی کرے گا تہران

تہران: مغربی ایشیا میں امریکہ اور ایران کے درمیان جاری کشیدگی کے دوران تہران نے سخت انتباہ جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر اس پر دوبارہ حملہ کیا گیا تو وہ یورینیم افزودگی کی شرح 90 فیصد تک پہنچا دے گا، جسے ہتھیاروں کے درجے کی افزودگی تصور کیا جاتا ہے۔ ایرانی پارلیمانی کمیشن کے ترجمان ابراہیم رضائی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر بیان جاری کرتے ہوئے

کہا کہ 90 فیصد یورینیم افزودگی کے معاملے پر پارلیمنٹ میں غور کیا جائے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر ایران کو دوبارہ نشانہ بنایا گیا تو تہران اپنے جوہری پروگرام کو مزید تیز کرنے کا فیصلہ کر سکتا ہے۔ بین الاقوامی ایٹمی توانائی ایجنسی کے مطابق ایران پہلے ہی 60 فیصد تک یورینیم افزودگی کر چکا ہے، جو ویپن گریڈ کے کافی قریب سمجھی جاتی ہے۔ ایجنسی کی حالیہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ایران نے گزشتہ برسوں کے دوران اعلیٰ درجے کی افزودگی میں نمایاں اضافہ کیا ہے، جس پر مغربی ممالک مسلسل تشویش ظاہر کرتے رہے ہیں۔ دوسری جانب امریکہ کے سابق قومی سلامتی مشیر ایچ آر میک ماسٹر نے بھی خطے میں دوبارہ فوجی کارروائی کے امکان کا اظہار کیا ہے۔ امریکی نشریاتی ادارے سی این این کے ایک پروگرام میں گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایران کے خلاف بڑے پیمانے پر فوجی مہم دوبارہ شروع ہونے کا امکان موجود ہے۔ ان سے صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے اس بیان پر سوال کیا گیا تھا جس میں ٹرمپ نے ایران کے ساتھ جنگ بندی کو 'لائف سپورٹ سسٹم پر' قرار دیا تھا، یعنی ایسی حالت میں جو انتہائی کمزور اور غیر مستحکم ہو۔ اس دوران اسرائیلی وزیراعظم بنجامین نیتن یاہو کے تازہ بیان نے بھی صورتحال کو مزید سنگین بنا دیا ہے۔ امریکی چینل سی بی ایس کے پروگرام '60 منٹس' میں انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایران کے ساتھ جنگ اس وقت تک ختم نہیں ہو سکتی جب تک تہران کے پاس زیادہ افزودہ یورینیم کا ذخیرہ موجود ہے۔ نیتن یاہو نے کہا کہ ایران کے پاس اب بھی ایسے جوہری مقامات موجود ہیں جنہیں ختم کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ افزودہ یورینیم کو ایران سے باہر نکالنا ہوگا۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ یہ کام کیسے کیا جائے گا تو انہوں نے جواب دیا کہ 'اندر جا کر اسے باہر نکالنا ہوگا'۔

ممبئی میں پانی کی قلت، 15 مئی سے 10 فیصد کٹوتی نافذ

ممبئی، 12 مئی (ایجنسیز) عروس البلاد ممبئی ایک بار پھر شدید پانی بحران کے دہانے پر کھڑا دکھائی دے رہا ہے۔ برہن ممبئی میونسپل (بی ایم سی) نے اعلان کیا ہے کہ 15 مئی سے پورے ممبئی میں 10 فیصد پانی کی کٹوتی نافذ کی جائے گی۔ شہری انتظامیہ کے مطابق یہ فیصلہ احتیاطی اقدام کے طور پر لیا گیا ہے کیونکہ ممبئی کو پانی فراہم کرنے والی جھیلوں میں سطح آب خطرناک حد تک کم ہو چکی ہے۔ اس اعلان کے بعد شہریوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے، کیونکہ گرمی کے آغاز ہی میں پانی کی قلت نے مستقبل کے حالات کے تعلق سے کئی سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ بی ایم سی کے ترجمان نے ایک بیان میں کہا کہ شہریوں کو گھبرانا نہیں چاہئے، تاہم پانی کے استعمال میں کفایت شعاری اختیار کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انتظامیہ نے یقین دہانی کرائی ہے کہ پانی کی سپلائی منظم طریقے سے جاری رکھی جائے گی تاکہ عوام کو کم سے کم مشکلات پیش آئیں۔ اس کے باوجود کئی علاقوں کے مکینوں کا کہنا ہے کہ گزشتہ چند برسوں سے گرمی شروع ہوتے ہی پانی کی فراہمی متاثر ہونے لگتی ہے، جبکہ بعض علاقوں میں پہلے ہی کم دباؤ کے ساتھ پانی سپلائی کیا جا رہا ہے۔ شہری انتظامیہ کے مطابق یہ فیصلہ حکومت مہاراشٹر کے محکمۂ آبی وسائل کی ہدایات اور محکمۂ موسمیات کی پیش گوئی کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ ماہرین نے رواں سال ممکنہ ایل نینو اور بحر ہند کے دو قطبی موسمی اثرات کے باعث مانسون کمزور رہنے کا خدشہ ظاہر کیا ہے۔ اگر بارش معمول سے کم ہوئی تو ممبئی جیسے گنجان آباد شہر کو مزید سنگین صورتحال کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق پیر تک ممبئی کو پانی فراہم کرنے والے ذخائر میں مجموعی طور پر صرف 399,340 ملین لیٹر پانی موجود ہے، جبکہ شہر کی سالانہ ضرورت 363,447,1 ملین لیٹر ہے۔ اس طرح قابلِ استعمال پانی کا ذخیرہ محض 52.23 فیصد رہ گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بی ایم سی مسلسل آبی ذخائر کی نگرانی کر رہی ہے اور پانی کی سپلائی کو محدود پیمانے پر منظم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ بھاتسا کے محفوظ ذخیرے سے 092,147 ملین لیٹر اضافی پانی فراہم کیا جائے گا، جبکہ اپر ویترنا ڈیم سے مزید 000,90 ملین لیٹر پانی مہیا کیا جائے گا۔ اس کے باوجود شہری انتظامیہ نے 10 فیصد پانی کی کٹوتی کو ناگزیر قرار دیا ہے۔ یہ پابندی صرف ممبئی تک محدود نہیں ہوگی بلکہ تھانے، بھیونڈی اور دیگر مضافاتی علاقوں پر بھی نافذ ہوگی۔ ماہرین اور شہری حلقوں کا کہنا ہے کہ ممبئی میں پانی کا بحران صرف موسمی تبدیلیوں کا نتیجہ نہیں بلکہ یہ برسوں کی ناقص منصوبہ بندی، بے ہنگم شہری توسیع اور بڑھتی ہوئی آبادی کا بھی شاخسانہ ہے۔ ہر سال لاکھوں افراد روزگار اور بہتر مستقبل کی تلاش میں ممبئی کا رخ کرتے ہیں، جس سے شہر کے بنیادی ڈھانچے پر شدید دباؤ بڑھتا جا رہا ہے۔ مگر افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ پانی کی فراہمی کے نظام میں اسی رفتار سے اضافہ نہیں ہو پا رہا جس رفتار سے شہر پھیل رہا ہے۔

تمل ناڈو: فلور ٹیسٹ سے قبل نومنتخب وزیر اعلیٰ تھلاپتی وجے کی 'اے آئی اے ڈی ایم کے' کے باغی گروپ سے ملاقات

چینئی: (ایجنسیز) تمل ناڈو اسمبلی میں کل یعنی 13 مئی کو ہونے والے فلور ٹیسٹ سے قبل ریاست کی سیاست میں ہلچل تیز ہو گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ اور ٹی وی کے کے صدر تھلاپتی وجے نے منگل کو اے آئی اے ڈی ایم کے کے باغی لیڈران ایس پی ویلومنی اور سی وی شنموگم سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کو انتہائی اہم مانا جا رہا ہے، کیونکہ ویلومنی-شنموگم گروپ کے پاس اے آئی اے ڈی ایم کے 47 میں سے تقریباً 30 اراکین اسمبلی کا سپورٹ بتایا جا رہا ہے۔ ایسے میں قوی امکان ہے کہ یہ اراکین اسمبلی فلور ٹیسٹ میں ٹی وی کے حکومت کے حق میں ووٹ کر سکتے ہیں۔ ہندی نیوز پورٹل 'آج تک' پر شائع خبر کے مطابق وجے اپنے مخصوص سیاہ سوٹ اور سفید شرٹ میں اے آئی اے ڈی ایم کے کے مقامی دفتر پہنچے، جہاں شنموگم، ویلومنی اور پارٹی کے کئی دیگر لیڈران موجود تھے۔ لیڈران نے پھولوں کے گلدستے پیش کر کے وجے کا استقبال کیا اور شال اوڑھا کر ان کی عزت افزائی کی۔ اس دوران کئی اے آئی اے ڈی ایم کے لیڈران وجے کے ساتھ بات چیت کرتے نظر آئے۔ وجے نے بھی ویلومنی، شنموگم اور پارٹی کے دیگر اراکین کے ساتھ طویل گفتگو کی۔ واضح رہے کہ چند روز قبل تک جب تمل ناڈو میں حکومت سازی کے حوالے سے سیاسی غیر یقینی صورتحال برقرار تھی، شنموگم اور ویلومنی نے کھل کر وجے کی حمایت کرنے کی بات کہی تھی۔ وجے کی پارٹی تملگا ویٹری کزگم (ٹی وی کے) نے تمل ناڈو کے حالیہ اسمبلی انتخاب میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے 234 میں سے 108 سیٹیں حاصل کیں۔ حالانکہ پارٹی اکثریت سے محض 10 سیٹیں پیچھے رہ گئی تھی، جس کے باعث اسے اتحاد کا سہارا لینا پڑا۔ اسی دوران اے آئی اے ڈی ایم کے کے لیڈران شنموگم اور ویلومنی نے دعویٰ کیا تھا کہ ان کے ساتھ پارٹی کے 30 اراکین اسمبلی ہیں اور وہ ٹی وی کے کو حمایت دینے کے لیے تیار ہیں۔ تاہم اے آئی اے ڈی ایم کے کے جنرل سکریٹری ایڈاپڈی کے پلانی سوامی نے اس تجویز کو منظوری نہیں دی، جس کے بعد پارٹی کے اندرونی اختلافات شدت اختیار کر گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اے آئی اے ڈی ایم کے 2 گروپ میں تقسیم ہو گئی ہے۔ ایک طرف پلانی سوامی گروپ ہے، جبکہ دوسری طرف ویلومنی-شنموگم گروپ نے کھل کر الگ موقف اپنا رکھا ہے۔ 2019، 2021، 2024 اور 2026 کے انتخابات میں مسلسل شکست کے بعد اے آئی اے ڈی ایم کے کے کئی لیڈر پلانی سوامی کی قیادت سے ناراض بتائے جا رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پارٹی میں بے چینی کھل کر سامنے آنے لگی ہے۔ دوسری طرف فلور ٹیسٹ کے حوالے سے تمل ناڈو کانگریس کے صدر کے سیلوا پیرونتھاگئی نے کہا کہ ان کی پارٹی کے 5 اراکین اسمبلی کل ٹی وی کے کے حق میں ووٹ دیں گے۔ اے آئی اے ڈی ایم کے کے رویے پر انہوں نے کہا کہ ابھی کچھ نہیں کہہ سکتے، لیکن آنے والے چند دنوں میں سچائی سامنے آ جائے گی۔

وزیر اعظم مودی کی اپیل پر شرد پوار کا اظہارِ تشویش، آج جماعتی اجلاس بلانے کا مطالبہ

ممبئی: نیشنلسٹ کانگریس پارٹی - شرد چند پوار (این سی پی-ایس پی) کے صدر شرد پوار نے وزیر اعظم نریندر مودی کی حالیہ اپیلوں پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کل (بدھ) جماعتی اجلاس بلانے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی جانب سے اچانک کیے گئے اعلانات سے عوام، تجارتی حلقوں اور سرمایہ کاروں کے درمیان بے چینی کا ماحول پیدا ہوا ہے، جس پر سنجیدہ غور و خوض کی ضرورت ہے۔ شرد پوار نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری اپنے بیان میں کہا کہ مشرق وسطیٰ میں جاری غیر مستحکم اور جنگی حالات کے پیش نظر وزیر اعظم مودی نے اپیل کی ہے۔ ان کے مطابق ان اعلانات کے ہندوستان کی معیشت پر دور رس اثرات مرتب ہو سکتے ہیں، اس لیے حکومت کو تمام سیاسی جماعتوں کو اعتماد میں لے کر فیصلے کرنے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ چونکہ یہ اعلانات اچانک سامنے آئے، اس لیے عام لوگوں، کاروباری طبقے اور صنعتی شعبوں کے ساتھ ساتھ سرمایہ کاروں میں بھی تشویش دیکھی جا رہی ہے۔ شرد پوار کے مطابق موجودہ عالمی صورتحال کو دیکھتے ہوئے مرکز کو زیادہ حساس انداز اپنانے اور وسیع مشاورت کو ترجیح دینے کی ضرورت ہے۔ سابق مرکزی وزیر نے مطالبہ کیا کہ وزیر اعظم کو اپنی صدارت میں کل جماعتی اجلاس طلب کرنا چاہیے تاکہ قومی مفاد سے جڑے اہم معاملات پر تمام سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں سے مشورہ کیا جا سکے۔

ایران میں 74 دن بعد انٹرنیٹ بحالی کا اشارہ

'حالات معمول پر آتے ہی سروس بحال ہوگی': حکومت

تہران: ایران کی حکومت نے کہا ہے کہ جاری تنازعہ ختم ہونے کے بعد ملک میں انٹرنیٹ خدمات کو معمول کے مطابق بحال کر دیا جائے گا۔ سرکاری ترجمان فاطمہ مہاجرانی نے کہا کہ حکومت انٹرنیٹ کو شہری حق مانتی ہے اور تمام شہریوں کو یکساں رسائی فراہم کرنے کی پالیسی پر قائم ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ حالات سازگار ہوتے ہی انٹرنیٹ سروس دوبارہ عام لوگوں کے لیے کھول دی جائے گی۔ مہر نیوز ایجنسی کے مطابق فاطمہ مہاجرانی نے کہا کہ حکومت کا نظریہ یہ ہے کہ تمام بنیادی سہولتوں تک عوام کی مساوی رسائی ہونی چاہیے، جن میں انٹرنیٹ بھی شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ صدر کی سوچ بھی یہی ہے کہ عوام کو بلا امتیاز جدید مواصلاتی سہولتیں فراہم کی جائیں اور کسی بھی قسم کے امتیاز یا ناانصافی کی حمایت نہیں کی جا سکتی۔ ایرانی حکومت کے مطابق کاروباری اداروں اور عوام کو معیاری انٹرنیٹ فراہم کرنا حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔ تاہم موجودہ کشیدہ حالات کے سبب انٹرنیٹ خدمات محدود رکھی گئی ہیں۔ حکومت کو امید ہے کہ تنازع کے خاتمے کے ساتھ ہی حالات بھی معمول پر آ جائیں گے اور عوام دوبارہ عالمی رابطوں تک رسائی حاصل کر سکیں گے۔ واضح رہے کہ 28 فروری کو امریکہ اور اسرائیل کے مشترکہ فضائی حملوں کے بعد ایران میں انٹرنیٹ خدمات شدید متاثر ہو گئی تھیں۔ اس کے بعد سے ملک میں بڑے پیمانے پر انٹرنیٹ بندش نافذ رہی۔ انٹرنیٹ نگرانی کرنے والے ادارے نیٹ بلاکس کے مطابق ایران میں عام شہریوں کا عالمی دنیا سے رابطہ تقریباً منقطع رہا اور 1752 گھنٹوں سے زیادہ وقت گزر چکا ہے۔ اطلاعات کے مطابق ایران میں صرف حکومت سے منظور شدہ ویب سائٹس تک محدود رسائی دی گئی، جبکہ سوشل میڈیا پلیٹ فارم، وی پی این خدمات اور غیر ملکی ویب سائٹس پر سخت پابندیاں عائد رہیں۔ اس دوران ایران کا داخلی نیٹ ورک، جسے 'نیشنل انفارمیشن نیٹ ورک' کہا جاتا ہے، ہی فعال رکھا گیا۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

VACANCY in 100% Grant in Aid
Applications are invited from Urdu knowing candidates against post mentioned below.
A Full Time Teacher in Maulana Azad Junior College (MCVC) Aurangabad having B.E./B.Tech. (Automobile) 2nd Class + Certificate Course in Vocational Teacher's Training + 3 yrs experience in authorised 4 wheeler service station.
Starting Salary more than Rs. 80,000/- (Rs. Eighty thousand) per month
M.A. (Urdu) & M.A. (History) at least 2nd Class + B.Ed. in Maulana Azad Junior College, Khultabad
B.A. (English) B.Ed. + TET/CTET 6th-8th classes in Urdu Primary School, Paithan.
Send applications at
Email : syedfaisal705@gmail.com. Mob. 9226240205
Secretary, Anjuman Ishat-E-Taleem Trust, Aurangabad

نقشِ سخن

(ادبی صفحہ)

ترتیب وتزئین: اسماک آرٹس اینڈ گرافکس (ناندیڑ)

نجات دھندہ۔ (افسانہ)۔!!

از: اطہر کلیم احمد، ناندیڑ

"پاپا میرا بیگ... آپ روز کہتے ہیں لاؤں گا پر لاتے ہی نہیں... میں آج اسکول نہیں جاؤں گی، میرا پھٹا ہوا بیگ دیکھ کر سہیلیاں مجھے چڑھاتی ہیں..."

"ارے نہیں میری بچی... اچھے بچے اسکول کا ناغہ تھوڑی کرتے ہیں۔ تم تیار ہو جاؤ، آج شام کو پکا تمہارے لیے نیا بیگ لاؤں گا..."

"سن رہے ہیں؟ ناشتہ لگا دیا ہے..." بیوی کی آواز کچن سے ابھری، "اور ہاں، شام کو آتے وقت تھوڑے چاول لیتے آئیے گا۔ اور کچھ پیسے بھی دے دیں، پچھلے ہفتے جو راشن ادھار لائی تھی، بنیا پیسے مانگ رہا ہے..."

"ہاں، ہاں... لے آؤں گا۔ تم نے شائنہ کو تیار کیوں نہیں کیا ابھی تک؟ جلدی کرو، آج بیٹی اپنے پاپا کے ساتھ جائے گی۔"

بیوی کی آواز میں اچانک تلخی اور بے بسی ابھر آئی، "شائنہ اسکول نہیں جائے گی! رات آپ اتنی دیر سے آئے کہ میں کہہ نہیں پائی... کل اسکول سے نوٹس آیا ہے، فیس نہ بھرنے کی وجہ سے انہوں نے اس کا نام کاٹ دیا ہے۔ آپ شام کو پیسے دیں تو میں کل جا کر فیس بھر آؤں..."

ساجد کے جیسے اوسان خطا ہو گئے، پر بمشکل بیٹی کے سامنے خود کو سنبھالتے ہوئے بولا، "اوہ... کوئی بات نہیں۔ چلو شائنہ بیٹا ناشتہ کرلو... آج ہماری بیٹی کی چھٹی۔ شام کو نیا بیگ آئے گا تو کل سے نئے بیگ کے ساتھ جانا... ہے نا؟"

ناشتے کے بعد جب وہ گھر سے نکلا تو اس کے قدم منوں بھاری تھے۔ بیوی اور بیٹی کی باتیں اس کے دماغ پر ہتھوڑے برسا رہی تھیں۔ وہ کیسا باپ تھا جو اپنی نو سالہ معصوم بچی کی ایک معمولی سی خواہش بھی پوری نہیں کرسکتا تھا؟ اور صبیحہ... جانے کتنا عرصہ گزر گیا اسے کوئی نیا سوٹ دلائے، اب تو اس نے طعنے دینا بھی چھوڑ دیے تھے۔

لیکن وہ کرتا بھی کیا؟ وہ گھر میں یہ کیسے بتاتا کہ اس کے سارے دعوے جھوٹے ہیں؟ وہ کوئی کام نہیں کر رہا، بلکہ سارا دن سڑکوں کی خاک چھانتا ہے، نوکری کی تلاش میں۔ مقروض وہ الگ تھا۔ اس ذلت اور شرمندگی کا سامنا کرنے کی ہمت اب اس میں نہیں بچی تھی۔ اسے اس اذیت ناک زندگی سے چھٹکارے کا بس ایک ہی راستہ نظر آ رہا تھا... خودکشی!

وہ فٹ پاتھ پر چلتا ہوا بس یہی سوچ رہا تھا کہ کسی ٹرین کے آگے کود جائے یا ندی میں چھلانگ لگا دے... ابھی وہ اسی کشمکش میں تھا اور اسے بیٹی کی وہ الوداعی جھپی یاد آ رہی تھی جو اس نے نئے بیگ کی جھوٹی امید پر دی تھی... کہ اچانک ایک کان پھاڑ دینے والا دھماکہ ہوا... ارد گرد چیخ پکار مچی اور پھر ساجد گہری تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا...

جب ساجد کی آنکھ کھلی تو وہ ہسپتال کے بستر پر تھا۔ اس کا پورا جسم شدید تکلیف میں تھا اور خون میں لت پت تھا۔ نیم غنودگی میں اسے اپنے قریب کھڑے پولیس انسپکٹر اور ڈاکٹر کی آوازیں سنائی دیں۔

"یہ بچے گا نہیں صاحب۔ جسم کے چیتھڑے اڑ گئے ہیں۔"

"افسوس... وہ تو شکر ہے کہ اس دہشت گرد نے مال کے اندر جانے سے پہلے ہی گھبراہٹ میں سڑک پر خود کو اڑا لیا، ورنہ اور بھی جانیں جاتیں۔ سالا خودکش بمبار تھا!" پولیس والے نے نفرت سے کہا۔

یہ الفاظ ساجد کے مدھم پڑتے حواسوں سے ٹکرائے "دہشت گرد"... "خودکش بمبار"... اس کے ٹوٹتے ذہن میں شائنہ اور صبیحہ کے چہرے ابھرے۔ اس کے لبوں پر ایک خون آلود، طمانیت بھری مسکراہٹ رینگ گئی۔ اس نے اپنی اکھڑتی ہوئی سانسوں کے درمیان، اپنی باقی ماندہ طاقت جمع کی اور اس کے لب ہلے۔

پولیس والے نے کچھ سننے کی امید میں اس کے چہرے کے قریب کان لگایا۔

"دہشت... گرد... نہیں..." ساجد کے حلق سے خون کی گھرگھراہٹ کے ساتھ ایک ٹوٹی ہوئی، لرزتی سرگوشی ابھری، "...وہ... تو... نجات... دہندہ... تھا..."

ایک ہچکی ابھری، اور ساجد کی آنکھیں ہمیشہ کے لیے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ پاس کھڑا پولیس افسر الجھن اور حیرت سے اس مرنے والے کو دیکھتا رہ گیا جو ایک دہشت گرد کو اپنا نجات دہندہ کہہ کر مر گیا تھا۔

☆☆☆☆☆

یعقوب عثمانی: آج بھی ہر داستاں میں

ڈاکٹر غضنفر اقبال

اردو سخنوری فکرونظر کا ایک ایسا حسین مرقع ہے، جس سے نظریں ہٹائی نہیں جاسکتیں۔ بالخصوص غزل اُس کی جان ہے۔ اردو کا ہر شاعر اور ہر قاری اس کی زلف کا اسیر رہا ہے۔ بہ قول میر تقی میر (1810 - 1723)

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے
اُس کی زلفوں کے سب اسیر ہوئے

یعقوب عثمانی بھی اس کے اسیر تھے۔ محمد اسحاق عثمانی، صالحہ خاتون کے ایک آسودہ حال علمی گھرانے میں یعقوب عثمانی 7 اگست 1914 کو فتح پور ضلع بارہ بنکی (اودھ) میں پہلی مرتبہ فانی دنیا میں آمد ہوئی تھی۔ یعقوب عثمانی کے قریب ترین عزیز مقبول شاعر وصحافت نگار حسن کمال فتح پور کے سلسلے میں قلم طراز ہیں:

"یعقوب عثمانی صاحب کا سلسلہ جو ہے وہ یوپی میں ایک ضلع ہے بارہ بنکی اور اس کی ایک تحصیل ہے فتح پور اس فتح پور میں ایک خانوادہ ایک خاندان ہے جس کو مخدوم زادگان فتح پور کہا جاتا ہے یعنی یہ فتح پور کے مخدوم زادوں کا خاندان تھا۔ ہم لوگ اُسی خاندان کا ایک حصہ ہیں اور یعقوب ماموں بھی اُسی خاندان کا حصہ ہیں۔ یہ ہماری خاندانی قربت تھی اور ہماری جو کتاب ہے' مخدوم زادگان' اُس میں یعقوب ماموں کا تذکرہ بھی موجود ہے۔"

(بہ حوالہ: تاثرات حسن کمال۔ کتاب: حدیث دِل۔ مرتب ڈاکٹر رعنا حیدری۔ ص42)

یعقوب عثمانی کی بچپن ہی سے علمی وادبی فضا میں تربیت ہوئی۔ انھوں نے مدرسہ عالیہ فرقانیہ لکھنؤ، ندوۃ العلماء اور کننگ کالج لکھنؤ میں تعلیم پائی۔ ندوۃ العلماء میں ان کا خاص مضمون حدیث تھا۔ یعقوب عثمانی عربی، فارسی اور اردو کے بہت بڑے عالم ہونے کے علاوہ بہت اعلیٰ پائے کے شاعر بھی تھے۔ وہ تعلیم سے فراغت کے بعد بابائے اُردو مولوی عبد الحق (1961 - 1870) کے اورنگ آباد دکن میں قائم کردہ ادارے میں معلم اردو مقرر ہوئے۔

یعقوب عثمانی شاعر ہونے کے سبب اسکولی جماعتوں میں شاعری پر زیادہ توجہ دیتے تھے۔ خصوصاً غزل وہ بہت انہماک اور دلچسپی سے پڑھاتے۔ ساتھ ہی ساتھ اکثر مشاعروں کے واقعات اور اساتذۂ سخن کے اشعار سنایا کرتے تھے جنھیں طلبہ نوٹ کر کے ازبر کر لیتے۔ زبان انگریزی کو ہمیشہ صاحب کی زبان کہتے تھے۔ ان کی رہائش گاہ ادب کدہ تھی۔ جہاں ان کی شفقتیں، عنایتیں، محبتیں اور صحبتیں جوگندر پال (2016 - 1925)، قاضی سلیم (1927 - 2005)، ڈاکٹر وحید اختر (1996 - 1934)، فضیل جعفری (2018 - 1936)، ڈاکٹر انور معظم (2023 - 1929)، شفیق فاطمہ شعریٰ (2012 - 1930)، ڈاکٹر راہی قریشی (2010 - 1934)، بشر نواز (2015 - 1935)، احسن یوسف زئی (1988 - 1932) وغیرہم کے حصے میں آئیں۔ یعقوب عثمانی انتہائی رحم دل، ملنسار، مخلص اور قوم کے مسائل کے متلاشی تھے۔ وہ فراخ دل تھے عوام الناس کی دل کھول کر مدد کرتے تھے۔ اورنگ آباد دکن کی ایک نسل ان کی پروردہ تھی۔ صاحب اسلوب افسانہ نگار جوگندر پال نے لکھا ہے:

"ایک دفعہ عید کے روز میں نے مولوی یعقوب عثمانی کو، ہم انھیں پیار سے بھیا کہا کرتے تھے۔ بتایا، میرے بھایا جی ہر میلے پر مجھے چونی دیا کرتے تھے۔ انھوں نے بھیگی بھیگی آنکھوں سے میری طرف دیکھتے ہوئے ایک چونی میری ہتھیلی پر رکھ دی اور پھر آخری دم تک ہر سال دونوں عیدوں پر مجھے اپنی چونی دینا نہ بھولے۔"

(بہ حوالہ: کتاب بے اصطلاح۔ جوگندر پال۔ ص172)

یعقوب عثمانی اخلاص ومحبت کے مجسم پیکر تھے۔ اہلِ اورنگ آباد اور تلامذہ کی رافت اور احترام ہی ان کی سب سے بڑی طاقت تھی۔ ان کی حیات دراصل قدیم وجدید کا حسین نقطہ اتصال ہے۔ ان کا مشاہدہ تیز اور ذہن زرخیز تھا۔ طلبہ کے مہربان اتالیق محترم تھے۔ یعقوب عثمانی کے تلمیذ رشید رشید الدین (2010 - 1937) نے اجمال میں کیا خوب صورت خاکہ کھینچا ہے:

"بوٹا سا قد، گٹھا ہوا بدن، بڑی بڑی مونچھیں، چھوٹی سی ڈاڑھی، تنگ موری کا پاجامہ، ململ یا سلک کا کرتہ شیروانی اور اسی رنگ کی ٹوپی یہ تھا ان کا حلیہ۔ شیروانی کے اوپر کے دو تین بلکہ چار بٹن ہمیشہ کھلے رکھتے تھے۔ سلیم شاہی جوتا پہنتے تھے۔ غرض بے حد وضع دار اور رکھ رکھاؤ کے آدمی تھے۔ اور نگ آباد کی خاص شخصیتوں میں شمار ہوتا تھا اور ضلع کے سب بڑے بڑے عہد یداروں سے تعلقات رکھتے تھے۔ بے حد فعال انسان تھے۔"

(بہ حوالہ: کتاب ذکرِ رفتگاں۔ مصنف رشید الدین۔ ص57)

یعقوب عثمانی کے از راہ شفقت جگر مرادآبادی (1960 - 1890) اور حیرت بدایونی (1975-1896) نے تخلص منتخب فرمائے مگر، یعقوب عثمانی یعقوب ہی رہے۔ ان کے نزدیک شاعر کا سب سے بڑا راہ نما ذوقِ سلیم تھا اور وہ کہا کرتے تھے کہ شاعری کی جمالیاتی مسرت کو ہمیشہ پسندیدہ اعمال اور مستحسن افعال کے رنگ میں نمودار ہونا چاہئے۔ اس کی مسرت کو اس مسرت سے مختلف ہونا چاہئے جو آرزو یا امید کے پورا ہونے پر عام لوگوں کو حاصل ہوا کرتی ہے۔ جب شاعر کے شاعرانہ کارناموں میں شعری حسن نظر نہ آئے اس کے متعلق شاعر ہونے کا فیصلہ بہت دشوار ہے۔ یعقوب عثمانی کا خیال تھا کہ شاعری کا شمار فنون لطیفہ میں ہے بلکہ اگر شعر کو فنونِ لطیفہ کا مجموعہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ کیوں کہ موسیقی اور مصوری بھی شعریت کے حدود سے خارج نہیں ہیں۔ جس طرح انسانی تاثرات کے ظہور میں لانے کی کوشش سے فنونِ لطیفہ کی تخلیق ہوتی ہے اسی طرح مختلف اجزا کی باہمی مناسبت اور موزونیت کے ذریعہ حسن کی افزائش ہوتی ہے۔

یعقوب عثمانی کا ترنم بھی بہت اچھا تھا۔ وہ احباب کی محفل اور مشاعروں میں لہک لہک کر ترنم سے شعر سناتے تھے۔ مشاعروں میں اُن کے مخصوص ترنم اور غزلوں نے شعر و ادب کا ستھرا مذاق رکھنے والے سامعین کے ذوقِ شعری کو مہمیز کیا تھا۔ یعقوب عثمانی مشاعروں کے دلدادہ تھے۔ ان کا ایک واقعہ مشہور ہوا تھا۔ اورنگ آباد دکن کے معروف وکیل عمر دراز خان مرحوم کے صاحبزادے مختار خان سے یعقوب عثمانی نے کہا وہ جلگاؤں میں انعقاد پذیر مشاعرے میں ان کے ہم راہ چلیں۔ جلگاؤں پہنچ کر مختار خان سے مشاعرے میں غزل سنانے کی فرمائش کی گئی۔ انھوں نے سرگوشی میں یعقوب عثمانی سے کہا، میں شاعر تو ہوں نہیں۔ غزل کہاں سے لاؤں۔ تب یعقوب عثمانی نے اپنی شیروانی کی جیب سے ایک تازہ غزل نکالی اور خاموشی سے وہ پرزہ مختار خان کے حوالے کر دیا۔ مختار خان نے ترنم سے غزل سنائی اور مشاعرہ لوٹ لیا۔

یعقوب عثمانی کا کلام ان کے عہد کے موقر جرائد اور انتخاب میں اشاعت پذیر ہو کر مقبول ہوا تھا۔ مشہور شاعر ومدیر شہیر صبا حیدر آباد دکن سلیمان اریب (1970 - 1922) کے انتخاب، حیدر آباد کے شاعر (مارچ 1962) کی زینت بھی بنا تھا۔ مذکورہ انتخاب میں یعقوب عثمانی کی ایک غزل قابلِ ذکر تھی۔

بہاروں کی کشش کیا واقعی کم ہوتی جاتی ہے
چمن سے خود بہ خود وابستگی کم ہوتی جاتی ہے
میں پھر بھی ڈر رہا ہوں یار آدابِ محبت سے
بہ ظاہر شوق کی بے رہ روی کم ہوتی جاتی ہے
کہاں سے لاؤں وہ گل پاشیاں عرضِ تمنا کی
مزاجِ حسن کی وارفتگی کم ہوتی جاتی ہے
تبسم چھیڑتا رہتا ہے اکثر آ کے ہونٹوں پر
فغانِ زیرِ لب کی خامشی کم ہوتی جاتی ہے
مکمل ایک افسانہ ہے یعقوب آج ہر آنسو
مرے ذوقِ بیاں کی تشنگی کم ہوتی جاتی ہے

یعقوب عثمانی کی شاعری اپنے دور کی نقیب رہی ہے۔ زبان و بیان پر ان کو غیر معمولی دست گاہ تھی۔ وہ اگلے وقتوں کے اُستاد شاعر مومن خان مومن (1857-1800) اور تصوف مزاج شاعر اصغر گونڈوی (1936 - 1884) کے شعری نظام کے بے حد مداح تھے۔ دونوں شعرائے عظام سے متاثر ہونے کے باوجود یعقوب عثمانی کی شعری کائنات اپنا ایک الگ رنگ و اسلوب رکھتی ہے جو فوراً پہچان لی جاتی ہے۔ ان کے ہاں الفاظ کی دروبست، نادر تشبیہات واستعارات، محاورات کا استعمال جس خوبی سے ہوا ہے وہ کلام کے حسن کا ضمانت دار ہے۔ اگر شعر کو زندگی اور زندگی کو شاعری میں دیکھنا ہو تو ان کا کلام اس کی عمدہ مثال ہے۔

یعقوب عثمانی کی شاعری اردو قاری کو نہ صرف سوچنے پر مجبور کرتی ہے بلکہ اپنی سبک روی میں اسے بھی شامل کر دیتی ہے یہی ادا ان کی شاعری کا کمال ہے۔ قدیم روایات کی پاسداری کے باوجود کٹر روایت پرستی سے انحراف بھی ان کے کلام میں جا بجا نظر آتا ہے جو حیاتی کشمکش کی دین ہے۔

پختگی کا ہر دعویٰ کھوکھلا ہے اندر سے
زندگی سے ٹکرا کر تجربے بدلتے ہیں
زندگی ناتمام عمر تمام
کام رکتے ہیں، دن گزرتے ہیں
ہم سے سیکھیں اہلِ گلشن زندگی کا احترام
وقت کے اصرار پر بھی چشم نم رکھتے نہیں
نور یقیں ہے سرمۂ کش چشمِ اعتبار
منزل کا چل رہا ہے پتہ سنگِ میل سے

بقیہ صفحہ ۳/ پر...

ایک انٹرویو ایسا بھی! (افسانہ)

از: ش۔ شکیل۔

ہر روز کی طرح آج بھی اُس کے روزمرہ کے کاموں پر اُسے ٹوکنے کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا۔ تو دوسری طرف اُس کا اپنے چڑچڑاہٹ کو اور غصے کو ذبح کرتے ہوئے صبر اور ضبط کا مظاہرہ کرنے کا عمل جاری وساری ہوگیا۔

جیسے ہی وہ حمام میں سے نہا دھو کر باہر نکلا۔ "ٹوتھ پیسٹ کا ڈھکن اچھی طرح لگایا یا نہیں... اچھی طرح ڈھکن لگا دے۔ اور ٹوتھ برش کو اچھی طرح دھو کر لگے ہوئے ٹوتھ برش دانی میں رکھ دے... تیری عادات ہے حمام کے فرش پر رکھ کر باہر چلنے آنے کی۔" ماں کی آواز اُس کے کانوں سے ٹکرائی۔ وہ بولا "ہاں امی تمام چیزیں اپنی اپنی جگہ رکھ دی ہیں۔" ابھی اپنی صفائی پیش کر کے سانس لیا ہی تھا کہ باپ کی آواز "اور ہاں بیٹا... نل کو اچھی طرح بند کر دینا... تو اچھی طرح بند نہیں کرتا' باریک دھار سے مسلسل پانی بہہ کر یوں ہی ذائع ہو جاتا ہے... صابن دانی میں تمام پانی نکال کر ہی اُس میں صابن رکھنا... ورنہ صابن پانی میں گھل کر استعمال کے قابل نہیں رہتا ہے... اس طرف بھی دھیان دے ذرا... بار بار یاد دہانی کے باوجود اپنے عادات و اطوار کو تو نہیں بدل پا رہا ہے۔ اپنے عادات و اطوار کو بدلو بیٹا۔" وہ بولا "ہاں ابا جان نل اچھی طرح بند کر دیا ہے' صابن دانی میں سے بھی پانی نکال دیا ہے... اطمینان رکھو ابا جان۔" وہ بالوں میں تیل لگا کر کنگی کر رہا تھا۔ اُس کے ماں کی آواز اُس کے سماعت سے ٹکرائی "ناشتہ کرنا ہے جلدی سے چلے آ... اور ہاں بیٹا... گیلا تولیہ ادھر اُدھر کپڑوں پر مت رکھ... دوسرے کپڑے گیلے ہو جائیں نگے... پھر اُن میں سے بدبو آنا شروع ہو جائے گی... اُس کے بعد تو ہی کہے گا کپڑوں میں بدبو کیوں آرہی ہے۔ تولیہ کو رسی پر پھیلا کر ڈال دے... بستر تکیہ وغیرہ اچھی طرح ترتیب سے رکھا' یا نہیں۔ چل جلدی آ' ناشتے کے لیے۔" وہ بھی ہانک لگایا "ہاں امی جان آرہا ہوں... بستر بھی ترتیب سے رکھ دیا ہوں۔" تینوں نے مل کر ناشتہ کیا۔ ناشتہ ختم کر چکے تو ماں نے بیٹے سے مخاطب ہو کر کہا "بیٹے میری تیری اور تیرے باپ کی رکابیاں اور گلاسوں کو دھو کر رکھ دے... کوئی مہمان دوست رشتے دار احباب آئیے نگے تو صاف ستھرا گھر دیکھ کر خوش ہو جائے نگے۔ ساتھ ہی ہماری پاکیزگی' صاف ستھرائی کو دیکھ کر دوسرے چار لوگوں کو کہے نگے۔ دیکھو فلاں کے گھر کو اور گھر کے لوگوں کو کیسے پاکیزگی پسند ہیں... بہو آنے کے بعد کیا ہو گا پتہ نہیں!"

وہ خاموشی سے رکابیاں اور گلاس اُٹھا کر دھونے چلا گیا۔ برتن دھوتے دھوتے وہ سوچ رہا تھا "میں خود روز روز کی مستقل عادات اطوار سدھارنے کی نصیحت سے تنگ آگیا ہوں۔ بہو کیا خاک آئے گی میں خود نوکری لگنے کے بعد یہ گھر چھوڑ کر چلا جاؤں گا" وہ کمرے میں داخل ہو کر اخبار اُٹھاتا ہوا ماں سے کہنے لگا "امی جان... میں برتن دھو دیئے ہیں اور اسٹینڈ میں ترتیب سے رکھ دیئے ہیں۔" اُس کے ماں باپ نے کہا "بہت اچھا کام کیا۔ ایک دن تو کہے گا کہ ماں باپ کی مسلسل تاکید اور نصیحت نے مجھے اس قابل کیا ہے میں اپنا کام خود کرسکتا ہوں کسی کا محتاج نہیں رہا... ہم اچھی طرح جانتے ہیں ہمارے ہر روز تیری غلطیوں اور خامیوں پر ٹوک ٹاک کرنے سے تیرے مزاج میں چڑچڑاہٹ آ گئی ہو گی تو ضبط صبر سے کام لے رہا اس کو ہم اچھی طرح جانتے ہیں... اور تو سوچتا ہو گا جیسے ہی نوکری لگ جائے گی گھر کو اور ماں باپ کو چھوڑ کر چلا جاؤنگا... لیکن اتنا یاد رکھنا یہی عادت و اطوار اور سلیقہ پن کامیابی سے ہمکنار کر دے گا... اُس وقت تجھے احساس ہو گا جو کچھ کیا ہے ہم نے تیری بھلائی کے لیے کیا..." وہ اپنے غصے' چڑچڑاہٹ کو ضبط کرتے ہوئے اخبار اُٹھا کر اخبار کی سرخیوں پر نظریں ڈالتے ہوئے ایک اشتہار پر اُس کی نظریں ٹھہر گئیں۔ اشتہار نوکری کا تھا۔ ایک عدد مینیجر کی ضرورت کا اشتہار تھا۔ وہ خاموشی سے اپنے کمرے میں چلا گیا۔ ایک درخواست لکھ کر اپنے اسناد کو ایک بیگ میں رکھتے ہوئے دل ہی دل میں کہہ رہا تھا "یا اللہ میں بغیر ماں باپ کو بتائے نوکری حاصل کرنے جا رہا ہوں... یا اللہ مجھے نوکری لگوا دے' اگر مجھے نوکری لگ گئی تو میں اپنے گھربار اور ماں باپ کو چھوڑ کر الگ سے رہ لونگا... میں ماں باپ کی مسلسل روک ٹوک سے نصیحت سے میں تنگ آگیا ہوں۔" وہ ماں باپ سے کہا "میں دوست کے گھر جارہا ہوں" اس طرح جھوٹ کہتا ہوا وہ انٹرویو دینے کے لیے چلا گیا۔ جب وہ آفیس پہنچا تو وہاں عجیب وغریب ماحول تھا۔ پندرہ بیس کرسیاں بے ترتیب سے رکھی ہوئیں تھیں۔ اُن کرسیوں پر کچھ نوجوان ادھر اُدھر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ بھی شاید انٹرویو کے لیے آئے ہوئے تھے۔ وہ اُن ہم عمر نوجوانوں کو دیکھ کر چپراسی پر ایک نظر ڈالتا ہوا بولا "اگر آپ تمام لوگ انٹرویو کے لیے آئے ہوئے تو... آپ لوگوں کو اگر بُرا نہ لگے تو ایک بات کہوں۔" تمام آٹھ دس حاضر نوجوانوں نے کہا "کہو کیا کہنا چاہتے ہو۔" اُس نے چپراسی اور اور نوجوانوں پر ایک طائرانہ دوڑتا ہوا بولا "معاف کرنا... ہم یہاں نوکری کی تلاش میں آئے ہیں... اور ہم لوگ ترتیب سے بیٹھ جائے نگے تو بہتر ہوگا... آپ میں سب سے پہلے کون آیا تھا... دو نوجوانوں نے ہاتھ اُٹھائے ہوئے کہے "ہم آئے تھے۔" اُس نے دو کرسیاں ترتیب سے رکھ کر اُنہیں بیٹھنے کو کہا۔ تمام آئے نوجوانوں کو ترتیب سے بیٹھا کر وہ بھی آخر میں بیٹھ گیا۔ ورانڈے میں چاروں طرف نظریں دوڑائی تو اُسے دو ٹیوب لائٹ دن میں بھی جلتی ہوئے نظر آئیں وہ بٹن تلاش کر کے ٹیوب لائٹ بند کر دیا۔ اس کے بعد اُس نے دیکھا کولر کے نلکے میں مسلسل باریک دھار سے پانی بہہ رہا اُس نے نلکے کو بند کر دیا۔ کولر پر رکھے چار گلاس ترتیب سے رکھ کر پانی پی کر اپنی جگہ آ کر بیٹھ گیا۔ تمام نوجوان اس کی اس حرکت کو دیکھ کر دبی دبی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے اُسے دیکھ رہے تھے۔ آفیس کے دروازے کے بازو میں کرسی پر بیٹھا چپراسی بڑی سنجیدگی سے اُس کے ہر عمل کو دیکھ رہا تھا۔ وہ اُٹھ کر اندر داخل ہو گیا۔ باہر آ کر کہنے لگا "انٹرویو شروع ہونے جارہا ہے... نمبر ایک جو سب میں پہلے آئے ہیں وہ انٹرویو کے لیے اندر داخل ہو سکتے ہیں۔" ہر نوجوان ایک بعد دیگر اندر جارہا تھا ایک منٹ کے بعد باہر آرہا تھا۔ وہ اپنی باری کا انتظار کرتے ہوئے سوچ رہا تھا "کیسے انٹرویو لیا جارہا' ہر ایک اُمیدوار ایک منٹ میں باہر آرہا ہے! جس انداز میں انٹرویو لیا جارہا ہے اُس سے ایسا لگ رہا پہلے سے ہی کسی اُمیدوار سے رشوت لے کر اُس کا تقرر کر دیا ہے' اور یہ انٹرویو ایک محض دیکھاوا ہے۔" اتنے میں چپراسی اُس کے قریب آ کر بولا۔ "ابھی آپ کا نمبر ہے آپ انٹرویو کے لیے آفیس میں جاسکتے ہیں۔" اُس نے اپنے بعد آئے دو چار نوجوانوں کو دیکھا تو اُسے محسوس ہوا اُسے آنکھوں آنکھوں میں کہہ رہے ہوں' جاؤ یار' جلدی سے تمہارے بعد ہمارا نمبر ہے۔" وہ جلدی سے اُٹھ کر آفیس میں داخل ہو گیا۔ سامنے دو آدمی سوٹ بوٹ میں ملبوس بیٹھے ہوئے تھے۔ اُس پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہوئے معنی خیز انداز میں پوچھے۔ "کب سے نوکری جوائن کر رہے ہو۔؟" ایک آدمی نے ٹیبل پر رکھی بیل بجائی چپراسی اندر داخل ہو گیا تو اُس سے کہا گیا۔ "اب جیتنے بھی اُمیدوار موجود ہیں' اُن تمام سے کہہ دو کہ مینیجر کی حیثیت سے ایک نوجوان کا انتخاب کر لیا ہے باقی تمام کا اب انٹرویو نہیں ہوگا۔" چپراسی سر ہاں میں سر ہلاتا ہوا چلا گیا۔ دوسرا آدمی اُس سے کہہ رہا تھا۔ "آپ کے والدین نے آپ کی بڑے ہی سلیقے سے آپ کے عادات و اطوار اخلاق اور نظم وضبط سے تربیت کی ہے۔ ہم نے سی سی کیمرے میں آپ کے تمام عمل کو دیکھا ہے۔ جو آدمی نظم وضبط اصول کے مطابق زندگی جیتا ہے وہی آفیس میں اُسی اصول اور نظم ضبط سے کام کرسکتا ہے اور اپنے ماتحتوں سے بھی کروا سکتا ہے... اس لیے ہم نے آپ کا انتخاب کیا۔ کل سے مینیجر کی حیثیت سے آپ آفیس میں کام کرکے نگے۔" دونوں آدمیوں نے اُٹھ کر باری باری اُس سے ہاتھ ملایا اور مبارک بادی دی۔ اب وہ سوچ رہا تھا "مجھے نوکری مجھے میری ڈگری نے نہیں ماں اور باپ کی تربیت نے مجھے نوکری دلوائی ہے۔ اور میں ماں باپ کو چھوڑ کر چلے جانے کے بارے میں سوچا تھا۔" وہ سوچتا روتا ہوا گھر چلا گیا اور ماں باپ کے گلے مل کر روتا ہوا بس یہ کہہ رہا تھا۔ "مجھے معاف کر دو امی ابا جان۔"

☆☆☆☆☆

"زبان کوئی بھی ہو خوشبو کی، بھلی ہوگی۔۔" خوشبو کی شاعرہ۔ پروین شاکر

تحریر: نکہت انجم ناظم الدین

عکس خوشبو ہوں بکھرنے سے نہ روکے کوئی
اور بکھر جاؤں تو مجھ کو نہ سمیٹے کوئی

اپنی شاعری کے ذریعے صنف نازک کے مسائل کو، مشکلات کو، جذبات کو، حسن وعشق کی وارداتوں کو دلکش پیرائے میں بیان کرنے والی شاعرہ پروین شاکر ہیں۔ ہندوستان اور پاکستان دونوں ملکوں سے وابستگی رکھنے والی پروین دونوں ممالک میں یکساں طور پر مشہور ہوئیں۔ ان کی شاعری کو ہر دلعزیزی حاصل ہوئی۔ نا صرف اردو بلکہ ہندوستان میں دیگر زبانوں بطور خاص ہندی میں بھی ان کی شاعری نے اپنا لوہا منوایا۔ پروین شاکر کا اولین شعری مجموعہ 'خوشبو' تھا جو اس وقت دو دہائیوں کا مقبول ترین شعری مجموعہ تھا۔ "ماہ تمام" میں "خوشبو" کے لئے پروین کہتی ہیں کہ: "خوشبو آج سے تیرہ سال قبل آپ کے سامنے آئی۔ آپ نے اس کے جس طرح پذیرائی کی یہ آپ جانتے ہیں۔ مجھے تو صرف اتنا پتہ ہے کہ محبت کے روایتی تحفوں میں ایک کتاب کا اضافہ ہوگیا۔"

چلی ہے تھام کے بادل کے ہاتھ کو خوشبو
ہوا کے ساتھ سفر کا مقابلہ ٹھہرا

بلاشبہ خوشبو محبت کے روایتی تحفوں میں سے ایک خوبصورت تحفہ ہے۔ پروین کی شاعری اردو کی عشقیہ شاعری کے سرمائے میں ایک خوبصورت اضافہ ہے۔ پروین شاکر کہتی ہیں کہ:

"شاعری اپنی روایت سے پھوٹتی ہے۔ ہمارے یہاں میرا بائی کی روایت تو تھی، جہاں عورت شعر کہتی ہے اور اسے اپنے عورت ہونے پر کوئی شرمندگی نہیں ہے اور وہ اپنے محبوب کی شخصیت، اس کے لباس، اس کے مزاج، اس کے طور طریقے سبھی کچھ شعر میں بیان کرتی ہے۔"

ڈاکٹر روبینہ شبنم کے مطابق:

"عورت کے عشق کی شاعری کا بھرپور رنگ ہمیں میرا بائی کے یہاں ملتا ہے۔ پروین بھی اس رنگ میں اپنا ایک نمایاں مقام رکھتی ہے۔ میرا اور پروین دونوں کی کامیابی کے درجے یقینا مختلف ہوں گے لیکن دونوں کو جس حد تک بھی کامیابی نصیب ہوئی اس کا راز دونوں کے اندر عشق کی غیر معمولی صلاحیت میں پوشیدہ ہے۔"

پروین شاکر ۲۴ نومبر ۱۹۵۲ کو کراچی میں پیدا ہوئیں۔ پروین کے والد سید شاکر صوبہ بہار کے ضلع گیا (شیخوپورہ) کے رہنے والے تھے جو شاعر تھے۔ ان کا تخلص ثاقب تھا۔ پروین نے میٹرک کا امتحان رضویہ گرلز ہائی اسکول کراچی سے پاس کیا۔ اس کے بعد سرسید گرلز کالج سے انگلش لٹریچر کے ساتھ بی اے آنرز کیا۔ جامعہ کراچی سے ایم اے انگلش کا امتحان پاس کیا۔ اسکے بعد جامعہ کراچی سے ایم اے لسانیت بھی پاس کیا۔ ماسٹرز ان بینک ایڈمنسٹریشن کی ڈگری ہارورڈ یونیورسٹی سے لی۔ بعد ازاں مینجمنٹ انفارمیشن کا کورس کیا۔ پروین پی ایچ ڈی کی ڈگری کے حصول کے لیے باہر جانا چاہتی تھیں لیکن کچھ مجبوریوں کی وجہ سے وہ جا نہ سکیں۔ اس کے بعد پروین نے کالج میں ٹیچنگ شروع کی۔ کچھ عرصہ بعد پی سی انٹرویو میں سلیکشن کے بعد عبداللہ گرلز کالج کراچی میں پڑھانے لگیں۔ ان کا ٹیچنگ کا تجربہ نو سال رہا۔ انہوں نے سول سروس میں کامیابی حاصل کی اور محکمہ کسٹمز سے وابستہ ہوگئیں۔ سکنڈ سیکرٹری سی بی آر، اسٹنٹ ڈائریکٹر ایڈمنسٹر اور ڈپٹی کلکٹر کے عہدوں پر بھی پروین فائز رہی ہیں۔ پروین کو شاعرانہ ماحول گھر سے ہی ملا تھا۔ ان کے والد شاعر تھے۔ پروین نے ابتدا میں اپنا تخلص "بینا" رکھا۔ پروین کی بہن نسرین بھی شعر کہتی تھیں لیکن انہیں وہ شہرت نہیں مل پائی جو پروین کے حصے میں آئی۔ پروین کی شادی اپنے خالہ زاد نصیر علی سے ۱۹۷۶ میں ہوئی۔ نصیر علی ملٹری میں ڈاکٹر تھے۔ پروین شاکر اس شادی سے خوش تھیں لیکن وہ سسرالیوں کو خوش نہیں رکھ سکیں۔ شادی کے بعد ان کی زندگی مایوسی کا شکار ہوگئی۔

ہاتھ میرے بھول بیٹھے دستکیں دینے کا فن
بند مجھ پر جب سے اس کے گھر کا دروازہ ہوا

بقیہ صفحہ ۳/ پر...

غزل

از: ڈاکٹر مقبول احمد مقبول

مجھ کو جانا ہے، بلا خوف وخطر جاؤں گا
منزلِ شوق کی ہر حد سے گزر جاؤں گا

میں ہوں قندیل بکف، میں ہوں اجالوں کا سفیر
راستے ہوں گے منور، میں جدھر جاؤں گا

میں ہمالہ کی طرح ہوں جو اٹل رہتا ہے
"ریت کا ڈھیر نہیں ہوں جو بکھر جاؤں گا"

مرنا مجھ کو بھی ہے، اک روز مروں گا لیکن
یاد رکھے گا جہاں، کام وہ کر جاؤں گا

موت پر روتے رہیں گے مری، دنیا والے
میں تو ہنستے ہوئے دنیا سے گزر جاؤں گا

میں نہیں وہ کہ بُھلا دے جسے آسانی سے
یاد بن کر، تری نس نس میں اتر جاؤں گا

حادثے میرا بگاڑیں گے بھلا کیا مقبول!
آگ میں تپتا رہوں گا تو نکھر جاؤں گا

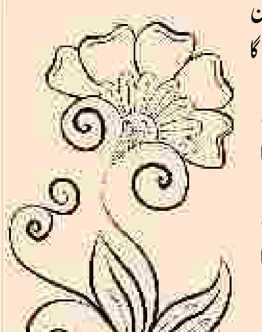

جناب ٹیپو سلطان شہید کے مزار پر جنوری 1929ء میں حاضری پر علامہ اقبال نے پانچ اشعار کی ایک فارسی تاریخی نظم "شمشیر گم شد" کہی جس سے ٹیپو سلطان کی شہادت کی تاریخ 1214ھ نکلتی ہے۔ یہ نظم اقبال کے کسی مجموعہ کلام میں شامل نہ ہوسکی، اس نایاب نظم کا ڈاکٹر رؤف خیر نے منظوم ترجمہ پیش کیا ہے۔

"شمشیر گم شد"

از: علامہ اقبال

آتشے در دل دگر بر کردہ ام
داستانے از دکن آوردہ ام
در کنارم خنجر آئینہ فام
می کشم او را بتدریج از نیام
نکتہ گویم ز سلطان شہید
زاں کہ ترسم تلخ گردد روز عید
پیشتر رفتم کہ بوسم خاک او
تا شنیدم از مزار پاک او
در جہاں نتواں اگر مردانہ زیست
ہم چو مرداں جاں سپردن زندگیست

منظوم اردو ترجمہ

از: ڈاکٹر رؤف خیر، حیدر آباد

میرے دل میں اک حرارت بھر گئی
یہ دکن کی داستاں کیا کر گئی
کانچ سا خنجر مرے پہلو میں ہے
دھیرے دھیرے میان سے کھینچوں اسے
مجھ سے کہتے تھے یہ سلطان شہید
ڈر ہے سن کر تلخ ہو گی تیری عید
مس ہوئے جب لب مرے اس خاک سے
اک ندا آئی مزار پاک سے
جی نہیں سکتا جہاں مردانہ وار
مر تو سکتا ہے وہاں مردانہ وار

صفحہ ۲؍سے آگے۔۔۔۔

یعقوب عثمانی: آج بھی ہر داستاں میں

رسا ذوقِ یقیں ہے بھی تو اندازِ بیاں تک ہے   ابھی محدود مفہوم حقیقت داستاں تک ہے

یعقوب عثمانی کے قطعات بھی لفظی شگفتگی اور معنوی تاثر کے اعتبار سے شاعر کی ذہنی کیفیت اور قلبی واردات کے اظہار کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں۔

رنگ بہار آئینہ دارِ اماں نہیں   نورِ جبینِ صبحِ چمن سے عیاں نہیں
چہرے اداس اداس ہیں سانسیں گھٹی گھٹی   کیسے کہوں میں آتشِ گل میں دھواں نہیں

یعقوب عثمانی کی منظومات ایک لطیف فن کا ستھرا نقش ہے۔جس میں شاعر نے اپنے جذبات کی ترجمانی بہ طریق احسن کی ہے۔ان کی نظمیں انسان، سوال، یاد، اندھیرا اور احساس، تخلیقی قوتوں کے مظاہر اور وسیع النظری کی فضا قائم کرتی ہیں۔

یعقوب عثمانی کی چنندہ تحریرات رعنائی بیان کی عکاس ہیں۔ان کا ڈاکٹر شیخ محمد اقبال لاہوری (1938-1877) پر تحریر کردہ مضمون بے مثل اور بے نظیر ہے۔اس میں ان کی رائے گرامی حقیقت پسندانہ ہے:

”اقبال کو محض اسلامی شاعر قرار دینا اس کی عظمت کو محدود کر دیتا ہے۔اقبال کو دراصل نقصان ان شارحوں نے پہنچایا ہے جو اس کے ہر شعر کو مذہبی رنگ میں دیکھتے ہیں۔ان اقبالیوں کی وجہ سے اقبال اس رتبے کو نہیں پہنچ پا رہے ہیں جس کے وہ مستحق ہیں۔“

(بہ حوالہ مضمون: کتاب اقبال اور اورنگ آباد۔مرتب کتاب انجینئر عنایت علی۔ص 110)

یعقوب عثمانی کے تین شعری مجموعہ شعر و نغمہ (1947) سنگ میل (1954) اور ناتمام (1979) دنیائے شاعری میں محفوظ و مامون ہیں۔ان کی شعری خدمات پر سید سلیمان ندوی (1953 - 1884) جوش ملیح آبادی (1977-1898) قاضی عبد الغفار (1956 - 1889) سید احتشام حسین (1972 - 1912) نیاز فتح پوری (1966 - 1884) عبد الماجد دریا بادی (1977 - 1892) جیسے اصحابِ قلم نے اپنی دعائے خیر سے نوازا تھا۔اورنگ آباد دکن کے مشہور قلمکار ڈاکٹر قاضی نوید احمد صدیقی نے بازیافت (2009) کے زیرِ عنوان یعقوب عثمانی مرحوم کے کلیات کی تدوین و تسوید کی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یعقوب عثمانی کو ایک صاحبزادے ڈاکٹر الحاج محمد یوسف عثمانی (2014-1936) اور چار صاحبزادیاں عطا فرمائیں۔ڈاکٹر محمد یوسف عثمانی یعقوب عثمانی کی سب سے بڑی کمزوری تھے ان کو بہت عزیز رکھتے تھے۔یعقوب عثمانی کی شعری روایت کے یوسف عثمانی امانت دار تھے۔ان کی بھی ایک قادر الکلام سخنور کی حیثیت تھی۔تانیثی شاعری کی اہم دستخط ڈاکٹر محترمہ رعنا حیدری، یوسف عثمانی کی زوجہ اور یعقوب عثمانی مرحوم کی بہو ہیں۔اس مضمون نگار کے ایک سوال کے جواب میں ڈاکٹر محترمہ رعنا حیدری، یعقوب عثمانی کی خدماتِ ادب پر گویا ہوتی ہیں:

”یعقوب عثمانی چلتا پھرتا انسائیکلو پیڈیا تھے۔وہ جب کسی ادبی موضوع پر بولنا شروع کرتے بس ایسا لگتا کہ وہ باتیں سیدھی دل و دماغ پر ثبت ہو رہی ہیں۔مجھے یاد ہے کہ سودا اور ذوق کے قصائد میں نے ان ہی سے سمجھے تھے۔ان کے مزاج میں عالمانہ ٹھہراؤ تھا۔گھر والوں پہ اپنا رعب ڈالنا کبھی نہیں آیا۔ہر ایک سے اس کی استطاعت کے مطابق گفتگو کرتے لیکن علمی میدان میں ان کی گفتگو دیکھنے اور سننے کے لائق ہوتی۔“

(بہ حوالہ: کتاب باتیں رنگ رنگ۔انٹرویو کار: غضنفر اقبال۔ص 155)

عروض و آہنگ کے ماہر، ممتاز شاعر اور مثالی استاد یعقوب عثمانی نے 6 مئی 1978 میں اس فانی دنیا سے رحلت کی۔ان کی وفات اورنگ آباد دکن میں اردو شاعری و تدریس کے ایک عہد کا اختتام ہے۔شمعِ ادب بجھ گئی ہے مگر روشنی آج بھی چاروں جانب پھیلی ہوئی ہے۔بہ قول یعقوب عثمانی ؎

ملوں گا آج بھی ہر داستاں میں   کشیدہ تجھ سے اے محفل نہیں ہوں

☆☆☆☆☆☆

صفحہ ۲؍سے آگے۔۔۔۔

”زبان کوئی بھی ہو خوشبو کی، بھلی ہوگی۔۔“

ناسازگار حالات کے چلتے پروین کی شادی ٹوٹ گئی۔اس دکھ کا اظہار ان کی شاعری میں جا بجا دکھائی دیتا ہے۔زندگی میں در آنے والی بے ترتیبی کا جا بجا اظہار پروین کے ان خطوط کے ذریعے بھی ہوتا ہے جو انہوں نے نظیر صدیقی کے نام لکھے ہیں۔(حالانکہ اس وقت نصیر علی ان کے ساتھ تھے)۔ان خطوط کو جاوید وارثی نے مرتب کر کے کتابی شکل دی ہے۔نظیر صدیقی کے نام لکھے ان کے خطوط سے ہمیں ان کی ذاتی زندگی کی جھلکیاں، زندگی میں آنے والے نشیب و فراز اور پروین کی شخصیت و کردار کے چند واضح پہلو دیکھنے کو ملتے ہیں۔کتاب کے پیش لفظ میں نظیر صدیقی نے نہایت کم لفظوں میں پروین کی زندگی کو بیان کیا ہے کہ:

”پروین شاکر اپنے جمال و کمال کی بنا پر شہاب ثاقب کی طرح ابھریں، تیزی کے ساتھ شہرت اور مقبولیت کے علاوہ طبقاتی بلندیوں کے زینے طے کرتی چلی گئیں اور ایک دن نہایت المناک حادثاتی موت کے ہاتھوں ہمیشہ کے لیے نظروں سے اوجھل ہو گئیں۔“

پروین نے اپنی زندگی میں آنے والے اتار چڑھاؤ، اپنی صحت سے متعلقہ مسائل کو ان خطوط میں ڈسکس کیا ہے۔پروین نے غزل کے ساتھ ساتھ نظم کی مختلف اقسام مثلاً پابند نظم، آزاد نظم اور نثری نظموں پر بھی طبع آزمائی کی ہے اور وہ کامیاب بھی رہی ہیں۔انہوں نے اپنی ۴۲ سالہ زندگی میں اپنی شاعری کی وجہ سے اردو غزل اور اردو نظم کے افق پر آفتاب بن کر ابھریں اور اپنی منفرد شناخت قائم کی۔وہ اردو کے علاوہ انگریزی، ہندی، عربی اور فارسی زبانوں سے بھی گہری واقفیت رکھتی تھیں۔ان کی شاعری عشق و محبت کے جذبات کی روایتی شاعری تو ہے ہی وہیں مردوں کے ذریعے عورتوں کی ہو رہے استحصال پر صدائے احتجاج بھی ہے۔انہوں نے بہت پروقار انداز میں اس کی مخالفت بھی کی ہے اور مذمت بھی کی ہے۔پروین شاکر کے ۵ شعری مجموعے منظرِ عام پر آئے خوشبو، صد برگ، خود کلامی، انکار اور کف آئینہ۔کف آئینہ پروین کی وفات کے بعد شائع ہوا۔ان تمام مجموعات کو کلیات کی شکل دی گئی جس کا نام ”ماہ تمام ہے“۔جو ۲۰۰۰ میں شائع ہوا۔اپنے شعری مجموعوں کے بارے میں پروین کہتی ہیں کہ:”خوشبو کی اشاعت میری پندرہ برس سے پچیس برس کی شاعری ہے اور بعد میں آنے والے مجموعے مختلف نوعیت کے ہیں۔“

اپنی شاعری پر پروین شاکر کو بہت سے اعزازات بھی ملے۔جن میں آدم جی ایوارڈ، ڈاکٹر محمد اقبال ایوارڈ، یو ایس آئی ایس ایوارڈ، فیض احمد فیض انٹرنیشنل ایوارڈ اور پرائیڈ آف پرفارمنس ایوارڈ قابل ذکر ہیں۔پروین نے اپنے لفظوں میں اپنی زندگی کو اس طرح بیان کیا ہے کہ:”مجھے اداس رہنے کا کوئی شوق نہیں ہے اگر زندگی نے آپ کے ساتھ کوئی بہت اچھا سلوک نہیں کیا تو آپ نسبتاً اپنے ساتھ تو دیانت سے رہیں گے۔میں اداس تو نہیں لیکن سنجیدہ ضرور ہوں۔ایسی نہیں ہوں کہ میرے اندر مزاح کا حسن نہیں ہے۔میں زندگی سے لطف اندوز ہوتی ہوں۔حتیٰ کہ میرے دفتر میں بہت مختلف قسم کا کام ہے وہاں بھی اپنے لیے ریلیف ڈھونڈ لیتی ہوں۔Enjoy Life“ پروین حساس انسان تھیں۔محرومی اور زندگی کے بدصورت رویہ کا عکس ان کی شاعری اور ان کے لفظوں سے جھلکتا ہے۔

جو بادلوں سے بھی مجھ کو چھپائے رکھتا تھا   بڑھی ہے دھوپ تو بے سائبان چھوڑ گیا
میں اتنے سانپوں کو رستے میں دیکھ آئی ہوں   کہ تیرے شہر میں پہنچی تو کوئی ڈر ہی نہ تھا

پروین نے ”خوشبو“ کا جو استعارہ اپنی شاعری میں استعمال کیا ہے اسے بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر محمد تنویر کہتے ہیں کہ:”پروین کا شعری سفر خوشبو سے شروع ہوتا ہے۔اردو شاعری کو لفظ ”خوشبو“ سے پورے اعتماد کے ساتھ پروین نے پہلی بار متعارف کروایا۔لفظ ”خوشبو“ کا بار بار ذکر علامہ اقبال کے لفظ ”خودی“ کی یاد دلاتا ہے۔اقبال کی شاعری میں لفظ ”خودی“ کا تصور ایک نئی معنویت لیے ہوئے ہے۔پروین کے یہاں لفظ ”خوشبو“ ایک نئے رنگ، ایک نئی معنویت کے ساتھ دیکھنے کو ملتا ہے۔“ ۲۴ دسمبر ۱۹۹۴ کو پروین کی کار ایک حادثے کا شکار ہو گئی۔اس حادثے میں پروین شدید زخمی ہوئیں اور اپنے زخموں کی تاب نہ لا کر انہوں نے دنیا کو الوداع کہہ دیا۔ان کی موت سے کچھ وقت قبل ان کی غزل ”فنون“ میں شائع ہوئی جس کا ایک شعر یوں تھا کہ ؎

تیرے پیمانے میں گردش نہیں باقی ساقی   اور تری بزم سے اب کوئی اٹھا چاہتا ہے

پروین بھلے ہی ہمارے بیچ نہیں رہیں لیکن ان کی شاعری کی خوشبو سے آج بھی ہمارے دل و دماغ معطر ہیں۔

☆☆☆☆☆

القاعدہ کٹک مقدمہ: سپریم کورٹ کی سخت ہدایت کے بعد تین ہفتوں میں سماعت مکمل، فیصلہ محفوظ

جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) کی قانونی پیروی

اڑیسہ (کٹک) 12/مئی: ممنوع دہشت گرد تنظیم القاعدہ سے تعلق رکھنے کے الزامات کے تحت گرفتار مشہور عالم دین مولانا عبدالرحمن کٹکی کے مقدمہ میں گذشتہ کل فریقین کے وکلاء کی بحث کا اختتام عمل میں آیا جس کے بعد سیشن عدالت نے فیصلہ محفوظ کرلیا۔خیال رہیکہ گذشتہ ماہ سپریم کورٹ آف انڈیا نے مولانا عبدالرحمن کٹکی کی ضمانت عرضداشت پر سماعت کرتے ہوئے سیشن عدالت کو مقدمہ کی سماعت دو ماہ میں مکمل کیئے جانے کی سخت ہدایت دی تھی۔سپریم کورٹ کی سخت ہدایت پر استغاثہ نے اس مقدمہ کی تفتیش کرنے والے دو افسران کی گواہی مکمل ہوتے ہوئے گواہان کے بیانات مکمل کیئے جانے کا فیصلہ کیا اور سیشن عدالت سے درخواست کی کہ وہ حتمی بحث کی سماعت کرے جس پر عدالت نے پہلے ملزم کا 313/ کا بیان درج کیا اور پھر اس کے بعد فریقین کے وکلاء کے دلائل کی سماعت کی اور فیصلہ محفوظ کرلیا۔کٹک سیشن عدالت نے فیصلہ ظاہر کرنے کے لیئے 22/مئی کی تاریخ متعین کی ہے۔مولانا عبدالرحمن کٹکی کے مقدمہ کی پیروی جمعیۃ علماء مہاراشٹر قانونی امداد کمیٹی نے سیشن عدالت سے لیکر سپریم کورٹ تک کی ہے، اب جبکہ کٹک سیشن عدالت نے فیصلہ محفوظ کرلیا ہے، اس مقدمہ کی سماعت بھی مکمل ہو چکی ہے۔القاعدہ سے تعلق رکھنے کے الزامات کے تحت مولانا عبدالرحمن کٹکی پر دہلی، جمشید پور اور کٹک میں تین علیحدہ علیحدہ مقدمات قائم کیئے گئے تھے، دہلی مقدمہ میں مولانا عبدالرحمن کٹکی کو ساڑھے سات سال کی سزا ہوئی تھی جبکہ جمشید پور مقدمہ سے انہیں بری کیا گیا تھا۔دہلی مقدمہ میں ملنے والی ساڑھے سات سال سزا کو مولانا عبدالرحمن کٹکی کاٹ چکے ہیں۔سپریم کورٹ آف انڈیا میں مولانا عبدالرحمن کٹکی کے مقدمہ کی پیروی سینئر ایڈوکیٹ نتیا راما کرشنن نے کی تھی اور عدالت کو بتایا تھا کہ ملزم کیخلاف گواہی دینے کے لیئے پیش کیئے گواہان میں سے 20/گواہان اپنے سابقہ بیانات سے منحرف ہو چکے ہیں اس کے باوجود ملزم کو جیل میں رہنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ایڈیشنل سالیسٹر جنرل آف انڈیا کے نٹراجن نے مخالفت کی تھی۔فریقین کے دلائل کی سماعت کے بعد چیف جسٹس آف انڈیا جسٹس سوریہ کانت کی سربراہی والی دو رکنی بینچ نے ملزم کو ضمانت پر رہا کرنے کی بجائے ٹرائل کورٹ کو سخت ہدایت جاری کرنے جاری کی تھی جس کے مطابق ملزم کے مقدمہ کی سماعت اگلے تین ماہ میں مکمل کرنا ہوگا نیز اس دوران کسی بھی فریق کو عدالتی کارروائی ملتوی کرنے کی درخواست دینے کی اجازت نہیں ہوگی۔مولانا عبدالرحمن کٹکی کی ضمانت پر رہائی کے لیئے جمعیۃ علماء قانونی امداد کمیٹی نے تین مرتبہ ہائی کورٹ اور دو مرتبہ سپریم کورٹ آف انڈیا میں پٹیشن داخل کی لیکن ہر مرتبہ سنگین الزامات کو بنیاد بنا کر انہیں ضمانت پر رہا کرنے سے عدالتوں نے انکار کر دیا۔واضح رہے کہ مولانا عبدالرحمن کٹکی کے خلاف دہلی، جمشید پور اور کٹک میں الگ الگ مقدمات قائم کیئے گئے تھے جس میں سے دہلی مقدمہ میں ساڑھے سات سال کی سزا ہوئی جبکہ جمشید پور مقدمہ سے مولانا عبدالرحمن کٹکی بری ہو چکے ہیں۔مولانا عبدالرحمن کٹکی پر ممنوع تنظیم القاعدہ کے رکن ہونے اور ہندوستان میں دہشت گردانہ کارروائی انجام دینے کی سازش رچنے اور غیر قانونی طریقے سے بیرون ملک جا کر ٹریننگ حاصل کرنے جیسے سنگین الزامات عائد کیئے گئے ہیں۔گذشتہ دس سالوں سے جمعیۃ علماء مہاراشٹر قانونی امداد کمیٹی مولانا عبدالرحمن کٹکی کے مقدمات کی پیروی کر رہی ہے۔

”تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہے“ جماعت اسلامی ہند، بیادر کے زیر اہتمام ایک روزہ خصوصی اجتماع کا کامیاب انعقاد

بیدر: ۱۲ مئی (پریس ریلیز): جماعت اسلامی ہند، بیدر کے زیر اہتمام مورخہ 10 مئی 2026 کو جامع مسجد، بیدر میں ایک اہم خصوصی اجتماع منعقد ہوا۔اس پروگرام کا مرکزی عنوان کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تھا۔پروگرام کی نظامت برادر خضر انتصار (رکن جماعت اسلامی ہند، بیدر) نے انجام دی۔پروگرام کا آغاز صبح 10:30 بجے برادر عبدالحکیم (رکن ایس آئی او) کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔سب سے پہلے محترم جناب عارف الدین صاحب (معاون امیر مقامی، جماعت اسلامی ہند بیادر) نے افتتاحی کلمات پیش کیے۔انہوں نے جماعت اسلامی ہند بیادر کی کارکردگی کی تفصیلی رپورٹ پیش کی اور جماعت کے زیرِ نگرانی چلنے والے مختلف شعبوں اور اداروں کا تعارف کرایا۔جن میں جماعت اسلامی ہند ویمنز ونگ، ایس آئی او (SIO)، جی آئی او (GIO)، سی آئی او (CIO)، سالیڈیرٹی یوتھ موومنٹ (SYM)، بلا سود کارونیہ بینک، فیمی (FEMI) اور زکوٰۃ سینٹر کی خدمات اور سرگرمیوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی۔مولانا سید امین الحسینی ندوی صاحب (رکن جماعت، گلبرگہ) نے سورہ حج کی آخری آیات پر مبنی فکر انگیز درس قرآن دیا۔انہوں نے ان آیات کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مسلم کے نام سے موسوم کیا ہے تاکہ وہ لوگوں پر حق کی گواہی دیں۔انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنا ہی فلاح کا راستہ ہے انہوں نے ان آیات کی روشنی میں جہاد کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں ویسا ہی جہاد کرنا چاہیے جیسا کہ اس کا حق ہے۔انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ آج جہاد کے نام کی غلط تشریح کی جا رہی ہے اور اسے غلط معنی پہنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔مولانا نے واضح کیا کہ جہاد کے اصل معنی جدوجہد کے ہیں اور ہر شخص اپنے اپنے میدان میں یہ جدوجہد کر رہا ہے۔دین پر قائم رہنے کے لیے پوری قوت صرف کرنا ہی اصل جہاد ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کی بڑی قدر فرمانے والا ہے۔جناب محمد آصف الدین صاحب (رکن

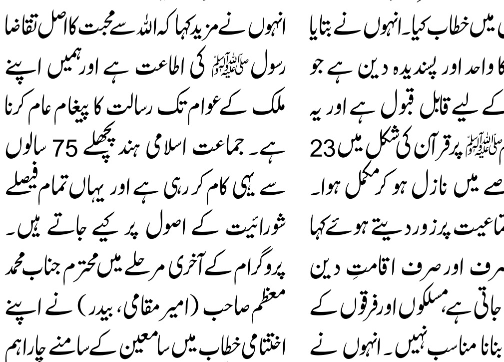

شوریٰ جماعت اسلامی ہند، کرناٹک) نے سامعین کی سہولت کے پیشِ نظر نہایت آسان اور عام فہم زبان میں خطاب کیا۔انہوں نے بتایا کہ اسلام اللہ کا واحد اور پسندیدہ دین ہے جو قیامت تک کے لیے قابلِ قبول ہے اور یہ دین حضور اکرم ﷺ پر قرآن کی شکل میں 23 سال کے عرصے میں نازل ہو کر مکمل ہوا۔انہوں نے اجتماعیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ جماعت صرف اور صرف اقامتِ دین کے لیے بنائی جاتی ہے، مسلکوں اور فرقوں کے لیے جماعت بنانا مناسب نہیں۔انہوں نے واضح کیا کہ اسلام کا مزاج ہی اجتماعیت ہے جس کا بہترین نمونہ نماز باجماعت ہے۔جو جماعت دین کے غلبے کے لیے اٹھی ہو اس کی جگہ کوئی دوسرا ادارہ یا فاؤنڈیشن نہیں لے سکتا۔انہوں نے مزید کہا کہ اللہ سے محبت کا اصل تقاضا رسول ﷺ کی اطاعت ہے اور ہمیں اپنے ملک کے عوام تک رسالت کا پیغام عام کرنا ہے۔جماعت اسلامی ہند پچھلے 75 سالوں سے یہی کام کر رہی ہے اور یہاں تمام فیصلے شورائیت کے اصول پر کیے جاتے ہیں۔پروگرام کے آخری مرحلے میں محترم جناب محمد معظم صاحب (امیر مقامی، بیدر) نے اپنے اختتامی خطاب میں سامعین کے سامنے چار اہم سوالات رکھے۔انہوں نے واضح کیا کہ بحیثیت انسان ہمارا مقام اشرف المخلوقات کا ہے اور ہماری حیثیت زمین پر اللہ کے خلیفہ کی ہے۔انہوں نے بتایا کہ ہمارا اصل کام نیکی کا حکم دینا، برائی سے روکنا اور دین کو قائم کرنا ہے۔انہوں نے جماعت اسلامی ہند کے قیام کے مقصد کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ جماعت امت کو یہی بھولا ہوا سبق یاد دلانے کے لیے قائم کی گئی ہے۔انہوں نے تمام شرکاء اور رفقاء سے اپیل کی کہ وہ جماعت کو سمجھیں، تحریکِ اسلامی میں شامل ہوں اور صرف اللہ کی رضا اور فلاحِ آخرت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اس کے تقاضوں کو پورا کریں۔اس کے ساتھ ساتھ نعتِ شریف جی او صدر بشریٰ ایمن نے پیش کی، جبکہ ایک تنظیمی ترانہ ڈاکٹر سراجُ الحسن، ممبر جماعتِ اسلامی ہند بیدر نے پیش کیا۔اسی کے ساتھ تشکری کلمات محمد صلاح الدین معاون امیر مقامی نے نے پیش کیا اور اس خصوصی پروگرام کی رپورٹ کی اطلاع دی۔اس خصوصی اجتماع میں کثیر تعداد میں مرد و خواتین موجود تھے اور ظہرانے کا بھی انتظام تھا۔اجتماع کا اختتام محترم جناب سید جمیل احمد ہاشمی صاحب کی خصوصی دعا پر ہوا۔

پاکستان نے بنوں خودکش حملے پر افغان سفیر کو طلب کیا

اسلام آباد؍ کابل۔12مئی۔ایم این این۔پاکستان نے پیر کے روز افغان طالبان حکومت کے ناظم الامور کو طلب کیا اور خیبر پختونخواہ کے ضلع بنوں میں ایک پولیس چوکی پر ہونے والے مہلک خودکش حملے پر سخت احتجاج کیا اور خبردار کیا کہ اسلام آباد ذمہ داروں کے خلاف فیصلہ کن جواب دینے کا حق محفوظ رکھتا ہے۔یہ اقدام 9 مئی کو بنوں میں فتح خیل پولیس چوکی کو نشانہ بنانے والے گاڑی سے چلنے والے دیسی ساختہ بم حملے کے دو دن بعد سامنے آیا، جس میں ایک شہری سمیت 15 پولیس کانسٹیبل شہید اور 4 زخمی ہوئے۔دفتر خارجہ کی طرف سے جاری کیے گئے ایک سخت الفاظ میں بیان میں، پاکستان نے کہا کہ شواہد اور تکنیکی انٹیلی جنس کی مدد سے کی گئی تفصیلی تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ حملہ ”افغانستان میں رہنے والے دہشت گردوں کی طرف سے ماسٹر مائنڈ“ کیا گیا تھا۔بیان میں کہا گیا ہے،”افغان ناظم الامور کو پیر کو وزارت خارجہ میں طلب کیا گیا تاکہ فتح خیل پولیس پوسٹ پر فتنہ الخوارج کے دہشت گردوں کی طرف سے کیے گئے بزدلانہ گاڑی سے پیدا ہونے والے آئی ای ڈی حملے کے بارے میں ایک سخت بیان دیا جا سکے“۔اسلام آباد نے پاکستان کے خلاف دہشت گرد حملوں کے لیے افغان سرزمین کے مسلسل استعمال پر اپنی دیرینہ تشویش کا اعادہ کیا اور اس بات پر زور دیا کہ افغان طالبان اپنی سرزمین سے سرگرم عسکریت پسند گروپوں کے خلاف ”ٹھوس اور قابل تصدیق کارروائی“ کرنے میں ناکام رہے ہیں۔دفتر خارجہ نے کہا کہ ”افغان فریق پر یہ تاثر دیا گیا کہ پاکستان اس وحشیانہ فعل کے مرتکب افراد کے خلاف فیصلہ کن جواب دینے کا حق محفوظ رکھتا ہے۔“ بیان میں کہا گیا ہے کہ افغانستان میں دہشت گرد تنظیموں کی مسلسل موجودگی اور ان کی کارروائیوں کو قابل بنانے کے لیے ”اجازت دینے والا ماحول“ اقوام متحدہ کی مانیٹرنگ ٹیم اور دیگر بین الاقوامی اداروں کی رپورٹوں میں دستاویز کیا گیا ہے۔

امریکہ ایران جنگ بندی کے دوران پاکستان پر ایرانی طیاروں کو پناہ دینے کا الزام

واشنگٹن، 12 مئی۔ایم این این۔پاکستان، جو امریکہ-ایران جنگ کو ختم کرنے کے لیے ثالثی کا کردار ادا کر رہا ہے، نے ایرانی فوجی طیاروں کو امریکی فضائی حملوں سے بچانے کے لیے اپنے ہوائی اڈوں پر کھڑے ہونے کی اجازت دی۔سی بی ایس نیوز نے یہاں امریکی حکام کے حوالے سے یہ اطلاع دی۔رپورٹ میں یہ دعویٰ بھی کیا گیا کہ ایران نے اپنے سویلین طیارے بھی پڑوسی ملک افغانستان میں کھڑے کیے تھے تاکہ اسے امریکی فضائی حملوں سے بچایا جا سکے۔رپورٹ پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے، ریپبلکن سینیٹر لنڈسے گراہم نے 28 فروری کو شروع ہونے والی اور 8 اپریل سے موقوف ہونے والی امریکہ ایران جنگ کے خاتمے کے لیے ثالث کے طور پر پاکستان کے کردار کا مکمل جائزہ لینے کا مطالبہ کیا۔جنوبی کیرولائنا کے سینیٹر گراہم نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا،”اگر یہ رپورٹنگ درست ہے، تو اس کے لیے پاکستان، ایران، امریکہ اور دیگر فریقوں کے درمیان ثالث کے طور پر جو کردار ادا کر رہا ہے اس کا مکمل جائزہ لینے کی ضرورت ہوگی۔“ گراہم نے کہا، ”اسرائیل کے بارے میں پاکستانی دفاعی حکام کے کچھ پیشگی بیانات کو دیکھتے ہوئے، اگر یہ سچ ہے تو میں حیران نہیں ہوں گا۔سی بی ایس کی رپورٹ میں نامعلوم امریکی حکام کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ اپریل میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے جنگ بندی کے اعلان کے فوراً بعد ایران نے ”متعدد طیارے“ بھیجے ہیں، جن میں جاسوسی اور انٹیلی جنس طیارے بھی شامل ہیں۔پاکستان کے ایک سینئر اہلکار نے نور خان ایئر بیس سے متعلق دعووں کو مسترد کرتے ہوئے سی بی ایس نیوز کو بتایا کہ ”نور خان اڈہ (شہر) کے عین وسط میں ہے، وہاں کھڑا طیاروں کا ایک بڑا بیڑا عوام کی نظروں سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔افغان شہری ہوابازی کے ایک افسر نے سی بی ایس نیوز کو بتایا کہ مہان ایئر کا ایک ایرانی شہری طیارہ جنگ شروع ہونے سے کچھ دیر قبل کابل میں اترا اور ایرانی فضائی حدود کی بندش کے بعد کھڑا رہا۔پاکستان کی جانب سے افغانستان پر حملوں کے بعد اسی طیارے کو ایرانی سرحد کے قریب ہرات کے ہوائی اڈے پر منتقل کیا گیا، افغان حکام نے مزید کہا کہ مہان ایئر کا طیارہ ملک کا واحد ایرانی طیارہ تھا۔پاکستان کا فوجی امداد کے لیے چین پر انحصار گزشتہ دہائی کے دوران ڈرامائی طور پر بڑھ گیا ہے۔سٹاک ہوم انٹرنیشنل پیس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی ایک تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ چین نے 2020 اور 2024 کے درمیان پاکستان کو تقریباً 80 فیصد بڑے ہتھیار فراہم کیے اور اسلام آباد کے بیجنگ کے ساتھ قریبی اقتصادی تعلقات بھی ہیں۔دوسری طرف پاکستان نے کہا ہے کہ سی بی ایس نیوز کی ایک رپورٹ جس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ پاکستان نے ایرانی فوجی طیاروں کو ممکنہ امریکی حملوں سے بچانے کے لیے ایک ایئر بیس پر کھڑے ہونے کی اجازت دی ہے وہ ”گمراہ کن“ ہے۔اور اس معاملے سے واقف ذرائع کے مطابق، یہ معمول کی سفارتی لاجسٹکس کی مسخ شدہ تشریح پر مبنی ہے۔

پاکستان امریکہ اسرائیل تعلقات کو تباہ کرنے کے لیے شیڈو مہم چلا رہا ہے: نیتن یاہو

تل ابیب۔12مئی۔ایم این این۔اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو نے حال ہی میں پاکستان پر الزام لگایا ہے کہ وہ امریکہ اسرائیل تعلقات کو کمزور کرنے کے لیے بوٹ فارمز اور جعلی سوشل میڈیا اکاؤنٹس کے ذریعے شیڈو مہم چلا رہا ہے۔اسرائیلی وزیر اعظم کے مطابق امریکہ اور اسرائیل کے مضبوط اتحاد کو کمزور کرنے کے لیے ایک مربوط معلوماتی جنگ پاکستان جیسے کئی ممالک میں چلائی جا رہی ہے۔10 مئی کو نشر ہونے والے سی بی ایس کے 60 منٹس کے ساتھ ایک انٹرویو میں نیتن یاہو نے اس بات پر روشنی ڈالی جسے انہوں نے 'چھپی ہوئی ڈیجیٹل میدان جنگ کے طور پر بیان کیا جو اسرائیل لڑ رہا ہے اصل فوجی تنازعات کے متوازی کام کرتا ہے۔نوجوان امریکیوں میں اسرائیل کی حمایت میں تیزی سے کمی کے بارے میں بات کرتے ہوئے، نیتن یاہو نے کہا ”ہمارے پاس بہت سے ممالک ہیں جنہوں نے بنیادی طور پر سوشل میڈیا کو جعلی پتوں کے ساتھ بوٹ فارمز کے ساتھ ہیرا پھیری کی، اسرائیل سے امریکی ہمدردی کو توڑنے، امریکی اسرائیلی اتحاد کو توڑنے کے لیے۔نیتن یاہو نے مزید کہا کہ ”آپ کو ایک ٹیکسٹ میسج سننے کو ملتا ہے! میں ایک سرخ خون والا ٹیکسان ہوں۔میں نے ہمیشہ اسرائیل کی حمایت کی ہے۔لیکن میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔میں اسرائیل کے خلاف ہو رہا ہوں۔اور پھر آپ پاکستان میں کسی تہہ خانے کا پتہ لگاتے ہیں۔اسرائیلی وزیر اعظم نے زور دے کر کہا کہ یہ ایک بڑی معلوماتی جنگ کا حصہ ہے۔جب اسرائیل متعدد جسمانی محاذوں پر لڑ رہا تھا، وہ ”آٹھویں محاذ، میڈیا وار اور سوشل میڈیا وار پر مکمل طور پر بے نقاب ہو گیا تھا۔“ حالانکہ نیتن یاہو نے صرف پاکستان پر الزام نہیں لگایا۔انہوں نے کہا کہ ”کئی ممالک“ ایسی سرگرمیوں میں ملوث ہیں، پاکستان کو ایک مخصوص اور واضح مثال کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔اگرچہ پاکستان کے اسرائیل کے ساتھ کوئی سفارتی تعلقات نہیں ہیں اور وہ غزہ میں اسرائیلی کارروائیوں اور ایران کے خلاف حالیہ کارروائیوں پر سخت تنقید کرتا رہا ہے۔اس نے خود کو ایران کے ساتھ امریکہ اسرائیل جنگ کے لیے ثالث کے طور پر قائم کیا ہے۔

بنگلہ دیش میں خسرہ کی ہولناک وبا۔سینکڑوں بچوں کی ہلاکت کے بعد انسانی بحران کا خدشہ

ڈھاکہ۔12مئی۔ایم این این۔بنگلہ دیش میں خسرہ کی شدید وبا نے ملک کے صحت کے نظام پر سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں، جہاں گزشتہ چند ہفتوں کے دوران سینکڑوں بچوں کی ہلاکت کے بعد ایک بڑے انسانی بحران کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔رپورٹس کے مطابق مارچ کے وسط سے اب تک کم از کم 409 بچوں کی جان جا چکی ہے، جبکہ متاثرہ بچوں کی تعداد 50 ہزار کے قریب پہنچ گئی ہے۔اسپتالوں میں مریضوں کا بے پناہ دباؤ ہے اور انتہائی نگہداشت کے بستروں کی شدید کمی کی اطلاعات ہیں۔عالمی ادارہ صحت (WHO) کے مطابق 15 مارچ سے اپریل کے وسط تک بنگلہ دیش کے 64 میں سے 58 اضلاع میں خسرہ کے مشتبہ کیسز رپورٹ ہوئے، جن میں بڑی تعداد پانچ سال سے کم عمر بچوں کی ہے۔ادارے نے صورتحال کو قومی سطح پر ”انتہائی تشویشناک“ قرار دیا ہے۔ڈھاکہ کے متعدی امراض کے اسپتالوں میں دل دہلا دینے والے مناظر دیکھنے میں آ رہے ہیں، جہاں والدین اپنے بیمار بچوں کو بچانے کے لیے بے بس نظر آتے ہیں۔ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ زیادہ تر متاثرہ بچے یا تو غیر ویکسین شدہ تھے یا انہیں حفاظتی ٹیکوں کی مکمل خوراک نہیں مل سکی۔ماہرین صحت کے مطابق حالیہ بحران کی ایک بڑی وجہ گزشتہ برسوں میں ویکسین کی قلت، حفاظتی مہمات میں تعطل اور معمول کے ٹیکہ کاری پروگرام میں کمزوریاں ہیں، جس کے باعث لاکھوں بچے بیماری کے خطرے سے دوچار ہو گئے۔بنگلہ دیشی عدالت میں ایک درخواست بھی دائر کی گئی ہے جس میں ہلاک ہونے والے بچوں کے خاندانوں کو مالی معاوضہ دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ادھر حکومت نے ملک گیر خسرہ-روبیلا ویکسینیشن مہم شروع کر دی ہے تاکہ مزید جانی نقصان کو روکا جا سکے۔ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر فوری اور مؤثر اقدامات نہ کیے گئے تو یہ وبا بنگلہ دیش کے لیے ایک بڑے انسانی المیے میں تبدیل ہو سکتی ہے۔

امارت اسلامیہ نے افغان سرزمین کے استعمال سے متعلق پاکستان کے دعوؤں کو مسترد کیا

کابل۔12مئی۔ایم این این۔پاکستان کے خلاف افغان سرزمین کے مبینہ استعمال کے حوالے سے پاکستان کے چیف آف ڈیفنس فورسز کے حالیہ تبصرہ کے جواب میں، امارت اسلامیہ نے اس دعوے کو مسترد کرتے ہوئے اصرار کیا ہے کہ وہ افغان سرزمین کو کسی ملک کے خلاف استعمال کرنے کی اجازت نہیں دے گی۔امارت اسلامیہ کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے کہا کہ افغان سرزمین کو دوسرے ممالک کے خلاف استعمال کرنے سے روکنا افغانستان کی مجموعی پالیسی اور قومی مفادات کا حصہ ہے اور امارت اسلامیہ اس معاملے کو سنجیدگی سے لے رہی ہے۔انہوں نے زور دے کر کہا: ”افغان سرزمین کسی ملک کے خلاف استعمال نہیں ہوتی، اور امارت اسلامیہ اس معاملے میں سنجیدہ ہے، یہ افغانستان کی حکمت عملی اور قومی مفادات کا حصہ ہے۔ہماری پالیسی ہے کہ ہم افغان سرزمین کو پاکستان سمیت کسی بھی ملک کے خلاف استعمال نہیں ہونے دیں گے۔“ اسی دوران، کابل میں پاکستان کے سفیر نے کچھ خدشات کا اظہار کرتے ہوئے، افغانستان کے ساتھ برادرانہ تعلقات برقرار رکھنے کے لیے پاکستان کے عزم پر زور دیا۔دریں اثناء بلوچستان نیشنل عوامی پارٹی کے رہنما نے ایک اجتماع کے دوران اسلام آباد کی پالیسیوں پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ حکومت ملک کو ایک نئی مذہبی جنگ کی طرف دھکیلنے کی کوشش کر رہی ہے۔اصغر خان اچکزئی نے مزید کہا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے ملک کے علمائے کرام عقلمند، فکرمند اور قابل افراد ہیں، حکومت ملک کو ایک نئی مذہبی جنگ میں گھسیٹنے کی کوشش کر رہی ہے، خدا نہ کرے کہ افغانستان سے ہمارے علماء کے خلاف یا ہمارے علماء کی طرف سے ان کے خلاف مذہبی فتوے جاری کیے جائیں، جس سے ملک ایک اور نئے بحران میں پھنس جائے۔“ ساتھ ہی کچھ سیاسی تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ اسلام آباد اس طرح کے الزامات کے ذریعے اپنی داخلی سلامتی کی ناکامیوں کو افغانستان سے جوڑنے کی کوشش کر رہا ہے۔

میانمار کے باغی گروہوں کی حمایت ہمیشہ بیجنگ کی پالیسی کا حصہ رہی ہے: ماہرین

ینگون۔12مئی۔ایم این این۔ماہرین اور مبصرین کا کہنا ہے کہ میانمار کے مسلح باغی گروہوں کی چین کی جانب سے حمایت محض سرحدی صوبہ یونان کی مقامی پالیسی کا نتیجہ نہیں تھی بلکہ یہ ہمیشہ بیجنگ کی اعلیٰ قیادت کی سوچ اور علاقائی حکمت عملی کا حصہ رہی ہے۔تجزیہ کاروں کے مطابق حالیہ برسوں میں بعض چینی محققین نے یہ مؤقف اختیار کیا ہے کہ میانمار کے کمیونسٹ اور نسلی مسلح گروہوں کے ساتھ چین کے روابط زیادہ تر یونان صوبے کے مقامی حکام کی کوششوں کا نتیجہ تھے۔تاہم تاریخی شواہد اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ یہ حمایت براہ راست چینی قیادت کی منظوری اور وسیع تر انقلابی پالیسی کے تحت فراہم کی گئی تھی۔رپورٹس کے مطابق 1960 اور 1970 کی دہائیوں میں چین نے برما کی کمیونسٹ پارٹی کو اسلحہ، تربیت اور لاجسٹک مدد فراہم کی، جس کے نتیجے میں یہ تنظیم میانمار کی سب سے طاقتور باغی قوتوں میں شامل ہو گئی۔اس دوران چین نے جنوب مشرقی ایشیا کے دیگر انقلابی گروہوں کے ساتھ بھی روابط برقرار رکھے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سرگرمیاں ایک وسیع علاقائی حکمت عملی کا حصہ تھیں۔ماہرین کا کہنا ہے کہ بیجنگ نے مختلف ادوار میں میانمار کے نسلی مسلح گروہوں اور حکومت دونوں کے ساتھ بیک وقت تعلقات قائم رکھے تاکہ سرحدی استحکام، تجارتی مفادات اور اپنے اسٹریٹیجک منصوبوں کا تحفظ یقینی بنایا جا سکے۔موجودہ دور میں بھی چین میانمار کے تنازع میں ایک اہم اثر و رسوخ رکھنے والی طاقت سمجھا جاتا ہے۔تجزیہ کاروں کے مطابق تاریخی ریکارڈ اس تصور کو تقویت دیتا ہے کہ چین کی پالیسی ہمیشہ مرکزی سطح پر مرتب کی گئی، جبکہ یونان صوبہ اس حکمت عملی کے نفاذ کا ایک عملی مرکز تھا۔ان کے مطابق میانمار میں چین کے کردار کو سمجھنے کے لیے اسے صرف سرحدی معاملات کے تناظر میں نہیں بلکہ بیجنگ کی طویل المدتی علاقائی پالیسی کے حصے کے طور پر دیکھنا ضروری ہے۔

چین میں غیر ملکی بینکوں کو سخت ضوابط اور محدود مواقع کا سامنا

بیجنگ۔12مئی۔ایم این این۔چین کی وسیع مالیاتی منڈی میں داخل ہونا عالمی بینکوں کے لیے بظاہر ایک پرکشش موقع دکھائی دیتا ہے، لیکن ماہرین کے مطابق حقیقت میں غیر ملکی بینکوں کو سخت ضابطہ کاری، محدود منافع اور مقامی مسابقت جیسے متعدد چیلنجز کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔رپورٹس کے مطابق چین نے گزشتہ برسوں میں مالیاتی شعبے کو جزوی طور پر غیر ملکی سرمایہ کاری کے لیے کھولا ہے، تاہم عملی سطح پر غیر ملکی بینک اب بھی مارکیٹ میں بہت محدود حصہ رکھتے ہیں۔ان کے لیے لائسنسنگ، ریگولیٹری منظوریوں، ڈیٹا قواعد اور سرمائے کی نقل و حرکت سے متعلق پابندیاں اہم رکاوٹیں بنی ہوئی ہیں۔ماہرین کا کہنا ہے کہ چین کے سرکاری اور بڑے مقامی بینک پہلے ہی ملک کے مالیاتی نظام پر غالب ہیں۔ان اداروں کو حکومتی حمایت، وسیع شاخی نیٹ ورک اور مقامی کاروباری روابط کا فائدہ حاصل ہے، جس کے باعث غیر ملکی بینکوں کے لیے بڑے پیمانے پر کاروبار حاصل کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

مہاراشٹر میں دوبارہ شدید گرمی کی لہر کا انتباہ

ناندیڑ سمیت کئی اضلاع میں یلو الرٹ جاری

ممبئی/ناگپور: (ورق تازہ نیوز) مہاراشٹر میں گزشتہ چند دنوں کے دوران بے موسم بارش کے باعث لوگوں کو گرمی سے وقتی راحت ملی تھی اور موسم خوشگوار ہوگیا تھا، تاہم اب ایک بار پھر تشویشناک خبر سامنے آئی ہے۔ محکمہ موسمیات نے ریاست میں دوبارہ شدید گرمی کی لہر (ہیٹ ویو) آنے کی پیشگوئی کی ہے۔

ناگپور موسمیاتی مرکز کے سائنسداں پروین کمار کے مطابق ودربھ علاقے میں آئندہ چند دنوں میں درجہ حرارت میں 2 سے 3 ڈگری سیلسیس تک اضافہ متوقع ہے۔ اسی تناظر میں اکولا، امراوتی اور وردھا اضلاع کے لیے یلو الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ اکولا میں پیر کے روز درجہ حرارت 45 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا، جبکہ ودربھ کے دیگر اضلاع میں بھی درجہ حرارت بڑھنے کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ ماہرین کے مطابق مئی کے مہینے میں ودربھ میں 44 سے 46 ڈگری سیلسیس تک درجہ حرارت معمول کی بات ہے، تاہم راجستھان اور گجرات کے علاقوں میں بننے والی موسمی صورتحال کے باعث خشک اور گرم ہوائیں ودربھ کی طرف بڑھ رہی ہیں، جس سے گرمی میں اضافہ ہورہا ہے۔

جلگاؤں میں گرمی کا قہر: جلگاؤں ضلع میں شدید گرمی نے عوام کی زندگی متاثر کر دی ہے۔ پچورا، بھڑگاؤں اور چالیسگاؤں میں درجہ حرارت 44 ڈگری تک پہنچ گیا ہے۔ بڑھتی ہوئی گرمی کے باعث معمولات زندگی درہم برہم ہو چکے ہیں اور شہری سخت پریشان ہیں۔ مقامی انتظامیہ نے خبردار کیا ہے کہ آئندہ دو سے تین دنوں میں گرمی کی شدت مزید بڑھ سکتی ہے، لہٰذا غیر ضروری طور پر گھروں سے باہر نکلنے سے گریز کیا جائے۔

دھولے میں پارہ 44 ڈگری کے پار

دھولے شہر میں درجہ حرارت 44 ڈگری سیلسیس سے تجاوز کر گیا ہے، جو گزشتہ ہفتے کے مقابلے میں تقریباً 4 ڈگری زیادہ ہے۔ اس شدید گرمی کے باعث نہ صرف عوامی زندگی متاثر ہوئی ہے بلکہ زرعی منڈیوں میں بھی کسانوں کی آمد کم ہوگئی ہے، جس سے زرعی پیداوار مارکیٹ کمیٹی کو معاشی نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔

ناسک میں دو سال بعد شدید گرمی

ناسک شہر میں دو سال کے بعد پہلی بار زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 42 ڈگری تک پہنچا ہے، جبکہ آج 41 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا۔ یہ اس سیزن کا اب تک کا سب سے زیادہ درجہ حرارت ہے۔ محکمہ موسمیات نے بدھ تک ناسک میں ہیٹ ویو کے لیے یلو الرٹ جاری کیا ہے۔ دن کی تیز دھوپ اور رات کے وقت شدید حبس نے شہریوں کو بے حال کر دیا ہے، اور آئندہ دو دن تک یہی صورتحال برقرار رہنے کا امکان ہے۔

نندوربار میں 45 ڈگری کی ریکارڈ گرمی

نندوربار ضلع میں بھی گرمی کا زور بڑھتا جا رہا ہے، جہاں درجہ حرارت 45 ڈگری کے قریب پہنچ چکا ہے۔ انتظامیہ نے شہریوں کو احتیاط برتنے کی ہدایت دی ہے۔ غیر ضروری طور پر گھروں سے باہر نہ نکلیں، خاص طور پر دوپہر 11 بجے سے 3 بجے تک دھوپ میں جانے سے پرہیز کریں۔ ہیٹ اسٹروک اور پانی کی کمی سے بچنے کے لیے زیادہ پانی، او آر ایس اور لیموں پانی کے استعمال کا مشورہ دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ضلع میں بلدیاتی اداروں اور گرام پنچایتوں میں ہیٹ اسٹروک سے نمٹنے کے لیے خصوصی مراکز قائم کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔

ناندیڑ ضلع کے لیے محکمہ موسمیات کی وارننگ

ناندیڑ، 12 مئی: علاقائی موسمیات مرکز ممبئی کی جانب سے جاری کردہ اطلاع کے مطابق ناندیڑ ضلع کے لیے 14 اور 15 مئی 2026 کو یلو الرٹ نافذ کیا گیا ہے۔ ان دنوں کے دوران ضلع کے مختلف مقامات پر شدید گرمی (ہیٹ ویو) کے امکانات ظاہر کیے گئے ہیں۔ اس قدرتی صورتحال کے پیش نظر تمام متعلقہ محکموں اور عوام سے احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی اپیل ضلع انتظامیہ کی جانب سے کی گئی ہے۔

ہیٹ ویو کے دوران کیا کریں:

پیاس نہ لگنے کی صورت میں بھی زیادہ سے زیادہ پانی پئیں۔ مرگی، دل، گردہ یا جگر کے امراض میں مبتلا افراد ڈاکٹر کے مشورے سے ہی مائعات کا استعمال کریں۔

او آر ایس (ORS)، لسی، چاول کی پیچ، لیموں پانی، چھاچھ اور ناریل پانی کا استعمال کریں۔

ہلکے رنگ کے، ڈھیلے اور سوتی کپڑے پہنیں۔

گھر سے باہر نکلتے وقت سر کو ڈھانپیں، ٹوپی یا چھتری کا استعمال کریں۔ آنکھوں کے تحفظ کے لیے سن گلاسز اور جلد کی حفاظت کے لیے سن اسکرین لگائیں۔

بزرگ افراد، چھوٹے بچوں، بیمار اور موٹے افراد کا خاص خیال رکھیں۔

کیا نہ کریں: دھوپ میں نکلنے سے گریز کریں، خاص طور پر دوپہر 12 سے 3 بجے کے درمیان۔ اس دوران سخت مشقت والے کام نہ کریں اور ننگے پاؤں باہر نہ جائیں۔ شدید گرمی میں کھانا پکانے سے پرہیز کریں، باورچی خانہ ہوا دار رکھیں۔ شراب، چائے، کافی اور کولڈ ڈرنکس سے پرہیز کریں کیونکہ یہ جسم میں پانی کی کمی کا سبب بنتے ہیں۔ زیادہ نمکین، مسالہ دار اور چکنائی والی غذاؤں سے دور رہیں اور باسی کھانا نہ کھائیں۔ گاڑی کھڑی کرتے وقت اس میں بچوں یا جانوروں کو ہرگز نہ چھوڑیں۔ زیادہ حرارت پیدا کرنے والی روشنیاں یا بلب استعمال نہ کریں۔ ضلع انتظامیہ نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ احتیاطی تدابیر پر عمل کرتے ہوئے اپنی اور اپنے اہل خانہ کی صحت کا خاص خیال رکھیں۔

غیر قانونی کاروبار کے خلاف سخت کارروائی

11 ویں دن 135 مقدمات درج

161 افراد کے خلاف ایکشن

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) یکم مئی سے 31 مئی 2026 تک ناندیڑ رینج میں جاری غیر قانونی کاروبار کے خلاف مہم کے دوران پولیس کو بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ مہم کے 11 ویں دن مجموعی طور پر 135 کارروائیاں کی گئیں جبکہ 161 افراد کے خلاف مقدمات درج کیے گئے۔ پولیس کی جانب سے دی گئی معلومات کے مطابق، ایک ہی دن میں گٹکھا فروخت کے 3 معاملات سامنے آئے، جن میں ملزمان کے قبضے سے 29 ہزار 406 روپے مالیت کا گٹکھا اور دیگر سامان ضبط کیا گیا۔ ان ملزمان کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعہ 123 کے تحت مقدمات درج کیے گئے ہیں، جس میں 10 سال تک قید اور جرمانے کی سزا کی بھی گنجائش ہے۔ اسی طرح مٹکا جوا کھیلنے اور کھلوانے والے 49 افراد کے خلاف مہاراشٹر جوا قانون کے تحت 24 مقدمات درج کیے گئے۔ اس کارروائی میں 5 لاکھ 13 ہزار 70 روپے مالیت کا سامان ضبط کیا گیا۔ مزید برآں، غیر قانونی شراب فروخت کرنے والے 91 افراد کے خلاف بھی 91 مقدمات درج کیے گئے، جن سے 2 لاکھ 67 ہزار 200 روپے کا مال ضبط کیا گیا۔ دیگر کارروائیوں میں اسلحہ قانون کے تحت 4 اور کوپٹا ایکٹ کے تحت 13 معاملات شامل ہیں۔ مجموعی طور پر ان تمام کارروائیوں میں 8 لاکھ 22 ہزار 446 روپے مالیت کا سامان ضبط کیا گیا۔

'خبر' ہیلپ لائن کو عوام کا بھرپور تعاون

غیر قانونی سرگرمیوں کی اطلاع براہ راست پولیس تک پہنچانے کے لیے پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل دفتر کی جانب سے "خبر" ہیلپ لائن شروع کی گئی ہے۔ اس کے لیے 5091 100100 نمبر جاری کیا گیا ہے۔ اس ہیلپ لائن کو شہریوں کی جانب سے اچھا ردعمل مل رہا ہے۔ پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل جناب شہاجی اُماپ نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے علاقے میں ہونے والی غیر قانونی سرگرمیوں کی اطلاع فون یا واٹس ایپ کے ذریعے اس نمبر پر دیں، تاکہ بروقت کارروائی ممکن ہو سکے۔

ناندیڑ ضلع میں جرائم کے مختلف واقعات

کئی مقدمات درج، پولیس کی کارروائیاں جاری

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) ضلع ناندیڑ کے مختلف علاقوں میں پیش آئے جرائم کے متعدد واقعات میں پولیس نے مقدمات درج کر کے تفتیش شروع کردی ہے۔ مختلف نوعیت کے ان معاملات میں مارپیٹ، ڈکیتی کی تیاری، چوری، دھوکہ دہی اور غیر قانونی کاروبار شامل ہیں۔

مال چھیننے کے لیے حملہ: ناندیڑ دیہی علاقے میں 11 مئی 2026 کو شام تقریباً 5 بجے کاکاڈی روڈ پر تین ملزمان نے ایک شخص کو مقدمہ واپس لینے کے لیے دھمکایا، گالی گلوچ کی اور لاٹھی و مکے سے حملہ کیا۔ اس دوران متاثرہ کے رشتہ دار کی انگلی سے سونے کی انگوٹھی بھی چھین لی گئی۔ پولیس نے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کردی ہے۔

ڈکیتی کی تیاری ناکام: ایئرپورٹ پولیس اسٹیشن حدود میں آسنہ برج روڈ پر علی الصبح کارروائی کرتے ہوئے پولیس نے پانچ افراد کو ڈکیتی کی تیاری کرتے ہوئے گرفتار کیا۔ ملزمان کے قبضے سے رسی، لوہے کی راڈ، چاقو، لال مرچ پاؤڈر، دو موٹر سائیکلیں اور نقد رقم سمیت تقریباً 2 لاکھ 6 ہزار 950 روپے مالیت کا سامان برآمد کیا گیا۔

گھر پھوڑ کر لاکھوں کی چوری: لوہا علاقے کے گولڈن سٹی میں نامعلوم چوروں نے رات کے وقت دو گھروں کے تالے توڑ کر اندر داخل ہو کر سونا، چاندی کے زیورات اور نقدی سمیت تقریباً 3 لاکھ 4 ہزار روپے کا سامان چوری کر لیا۔ پولیس نے نامعلوم ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔

لوہے کی راڈ سے حملہ، نوجوان زخمی: وزیرآباد علاقے میں پیسے کے تنازع پر ایک شخص نے نوجوان کے سر پر لوہے کی راڈ سے حملہ کر کے اسے شدید زخمی کر دیا اور جان سے مارنے کی دھمکی بھی دی۔ پولیس نے ملزم کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔

کھاد میں گھوٹالا، کسانوں سے دھوکہ دہی: مدکھیڈ میں ایک شخص پر الزام ہے کہ اس نے یوریا اور ڈی اے پی کھاد کے ریکارڈ میں خرد برد کر کے سبسڈی والی کھاد کو بلیک مارکیٹ میں فروخت کیا، جس سے کسانوں اور حکومت کو نقصان پہنچا۔ اس معاملے میں متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

غیر قانونی گٹکھا برآمد

ییرپورٹ پولیس نے آسرا نگر کے ایک ہوٹل پر چھاپہ مار کر دو افراد کو غیر قانونی طور پر گٹکھا اور پان مسالا فروخت کرنے کے الزام میں گرفتار کیا۔ ان کے قبضے سے 3 ہزار 228 روپے مالیت کا گٹکھا اور دو گھریلو گیس سلنڈر بھی برآمد ہوئے، جنہیں ہوٹل میں استعمال کیا جا رہا تھا۔ پولیس کے مطابق تمام معاملات میں مزید تفتیش جاری ہے اور ملوث افراد کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔

ناندیڑ میں منظم جرائم کے خلاف بڑا اقدام

موکا کے تحت کارروائی کی تجویز

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ پولیس کی جانب سے جاری "آپریشن کریک ڈاؤن" کے تحت منظم جرائم کے خلاف ایک اور بڑی کارروائی سامنے آئی ہے۔ پولیس اسٹیشن ایئرپورٹ، ناندیڑ میں درج ایک سنگین مقدمے میں مہاراشٹر کنٹرول آف آرگنائزڈ کرائم ایکٹ (MCOCA) کے تحت دفعات شامل کرنے کے لیے باضابطہ تجویز پیش کی گئی ہے۔ یہ تجویز پولیس انسپکٹر جناب راماس یونڈگے (پولیس اسٹیشن ایئرپورٹ، ناندیڑ) کی جانب سے پیش کی گئی ہے، جبکہ اس کارروائی کی نگرانی پولیس سپرنٹنڈنٹ جناب اویناش کمار، ایڈیشنل ایس پی بھوکر محترمہ ارچنا پاٹل اور ایڈیشنل ایس پی ناندیڑ جناب سورج گرٹ کی رہنمائی میں کی جا رہی ہے۔

ملزمان کی تفصیل پولیس کے مطابق اس معاملے میں درج ذیل ملزمان شامل ہیں:

1. دیپک ارجن پوار (24 سال) رہائشی شیونگر، ناندیڑ
2. روہت پرکاش جلارے (19 سال) رہائشی تاناجی نگر
3. آکاش گووندراو للے (24 سال) رہائشی تاناجی نگر
4. پپو عرف لالیا گجلواڑ (22 سال) رہائشی گوپال نگر علاقہ
5. راجیش انکش پوار (20 سال) رہائشی تاناجی نگر
6. اویناش نارائن چوہان رہائشی سکھوجی نگر، ناندیڑ

پولیس کے مطابق 26 اپریل 2026 کو ایئرپورٹ پولیس اسٹیشن کی حدود میں ان ملزمان نے آپسی برتری کے تنازع پر ایک سنگین جرم انجام دیا تھا۔ تفتیش میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ یہ گروہ مالی فائدے کے لیے منظم طریقے سے جرائم انجام دیتا ہے اور اس کے خلاف مختلف پولیس تھانوں میں متعدد سنگین مقدمات پہلے سے درج ہیں۔ عدالت میں ان کے خلاف کئی چارج شیٹس داخل کی جا چکی ہیں، مگر قانونی کارروائی کے باوجود ان کے رویے میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ ضمانت پر رہا ہونے کے بعد بھی یہ دوبارہ منظم ہو کر جرائم میں ملوث ہو جاتے ہیں، جس سے عام شہریوں کی زندگی متاثر ہو رہی ہے اور امن و امان کو خطرہ لاحق ہے۔

موکا کے تحت کارروائی کیوں؟: پولیس کا کہنا ہے کہ اس منظم گینگ کی سرگرمیوں پر قابو پانے اور مستقبل میں جرائم کو روکنے کے لیے MCOCA کے تحت سخت کارروائی ضروری ہے۔ اسی مقصد کے تحت یہ تجویز ڈپٹی انسپکٹر جنرل، ناندیڑ رینج کے دفتر میں پیش کی گئی ہے، جہاں اس پر قانونی عمل جاری ہے۔ پولیس کے مطابق "آپریشن کریک ڈاؤن" کے تحت آئندہ بھی ایسے عادی مجرموں کے خلاف MCOCA، MPDA اور حد بندی (تڑی پار) جیسے سخت اقدامات کیے جائیں گے، تاکہ ضلع میں امن و امان برقرار رکھا جا سکے۔ پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے علاقوں میں ہونے والی کسی بھی مشتبہ یا غیر قانونی سرگرمی کی اطلاع فوراً پولیس کو دیں، تاکہ بروقت کارروائی ممکن ہو سکے۔

بی جے پی مہایوتی حکومت کی بدعنوانیوں کے سبب جھونپڑ پٹی سے پاک ممبئی کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا: سریش چندر راج ہنس

ممبئی: ممبئی کانگریس کے ترجمان اور میڈیا کوآرڈینیٹر سریش چندر راج ہنس نے بی جے پی مہایوتی حکومت پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ ممبئی عالمی معیار کا شہر ہونے کے باوجود جھونپڑ پٹیوں کی وجہ سے بدنظمی اور بدحالی کا شکار ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ممبئی کو شنگھائی اور سنگاپور بنانے کے بڑے بڑے دعوے کرنے والی حکومت نے شہر کے محنت کش، مزدور اور غریب طبقات کو جھونپڑ پٹی سے پاک ممبئی کا خواب دکھا کر صرف دھوکہ دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ شہری ترقی بدعنوانیوں کا مرکز بن چکا ہے اور اس کے ذریعے صرف حکومت کے قریبی افراد اور بااثر طبقے کے مفادات پورے کیے جا رہے ہیں۔ حکومت صرف سرمایہ داروں کے لیے کام کر رہی ہے جبکہ غریب اور جھونپڑ پٹیوں میں رہنے والے شہریوں کو مستقل اور باعزت رہائش فراہم کرنے میں مکمل بے حسی کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔ سریش چندر راج ہنس نے کہا کہ جھونپڑ پٹی سے پاک ممبئی کے معاملے پر ہائی کورٹ کی جانب سے حکومت کو دی گئی سخت سرزنش دراصل حکومت کی ناکامی پر مہر ثبت کرنے کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ برسوں سے جھونپڑ پٹی بازآبادکاری منصوبے نافذ کیے جا رہے ہیں، لیکن اس کے باوجود شہر میں جھونپڑ پٹیوں کی تعداد کم ہونے کے بجائے مسلسل بڑھ رہی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت کے پاس شہری ترقی کے لیے کوئی واضح حکمت عملی موجود نہیں ہے اور تمام پالیسیاں صرف زمینوں پر قبضہ کرنے، بلڈروں کو فائدہ پہنچانے اور کمیشن خوری کے لیے بنائی جا رہی ہیں۔ ان کے مطابق بی جے پی مہایوتی حکومت عام شہریوں کے لیے نہیں بلکہ صرف بڑے سرمایہ داروں، جیسے اڈانی اور امبانی، کے مفادات کے تحفظ کے لیے کام کر رہی ہے۔ راج ہنس نے مزید کہا کہ جھونپڑ پٹی بازآبادکاری منصوبہ مکمل طور پر بلڈر نواز بن چکا ہے اور ممبئی کی قیمتی زمینوں پر قبضے کے لیے بلڈروں، سرکاری افسروں اور حکمراں پارٹی کے لیڈروں کا گٹھ جوڑ سرگرم ہے۔ انہوں نے کہا کہ غریبوں اور مزدور طبقے کو صرف ووٹ کے لیے جھوٹے وعدے کیے جاتے ہیں، جبکہ حقیقت میں انہیں شہر سے بے دخل کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ممبئی کو جھونپڑ پٹی سے پاک بنانے کے نام پر غریبوں کی جھونپڑیاں منہدم کر کے وہاں بلند و بالا ٹاور تعمیر کیے جا رہے ہیں اور جھونپڑ پٹیوں میں رہنے والوں کو شہر سے دور مضافاتی علاقوں میں دھکیلا جا رہا ہے۔

گرمیوں میں خصوصی ٹرین سروس

ناندیڑ تا حضرت نظام الدین کے درمیان نئی ٹرین

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) گرمیوں کی تعطیلات کے دوران بڑھتی ہوئی مسافروں کی بھیڑ کے پیشِ نظر ریلوے انتظامیہ نے Nanded–Hazrat Nizamuddin Special Train چلانے کا فیصلہ کیا ہے، جس سے دہلی جانے والے مسافروں کو بڑی راحت ملے گی۔

یہ خصوصی ٹرین درج ذیل اسٹیشنوں سے ہو کر گزرے گی: Nanded (ناندیڑ)، Adilabad (عادل آباد)، Pimpalkhutti (پیمپل کھوٹی)، Nagpur (ناگپور)، Rani Kamlapati (رانی کملاپتی)، Bina (بینا)، Jhansi (جھانسی)، Agra Cantt (آگرہ کینٹ) اور Hazrat Nizamuddin (حضرت نظام الدین)۔

شیڈول کی تفصیل: ٹرین نمبر 07660 ناندیڑ سے 22 مئی 2026 کو صبح 6 بج کر 35 منٹ پر روانہ ہو کر اگلے دن دوپہر 2 بج کر 30 منٹ پر حضرت نظام الدین پہنچے گی۔ واپسی میں ٹرین نمبر 07661 حضرت نظام الدین سے 25 مئی کو رات 1 بج کر 25 منٹ پر روانہ ہو کر 26 مئی کو صبح 9 بج کر 45 منٹ پر ناندیڑ پہنچے گی۔

ٹرین کی ساخت: اس خصوصی ٹرین میں کل 22 ڈبے شامل ہوں گے، جن میں 18 سلیپر کلاس، 2 عام ڈبے اور 2 ایس ایل آر ڈبے شامل ہیں۔ ریلوے انتظامیہ نے مسافروں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس سہولت سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور سفر سے پہلے ٹکٹوں کی دستیابی اور ٹرین کے اوقات کی تصدیق ضرور کر لیں۔

قومی لوک عدالت میں 1680 مقدمات کا تصفیہ

7 کروڑ 68 لاکھ روپے کی مفاہمتی رقم طے

ناندیڑ، 12 مئی: مہاراشٹر ریاستی قانونی خدمات اتھارٹی کی ہدایات پر اور ضلع و سیشن جج نیز صدر ضلع قانونی خدمات اتھارٹی نریندر کے برہیے کی زیر صدارت 9 مئی 2026 بروز ہفتہ ضلع بھر کی تمام عدالتوں میں قومی لوک عدالت کا انعقاد عمل میں لایا گیا۔ اس قومی لوک عدالت میں مختلف نوعیت کے مقدمات شامل کیے گئے، جن میں موٹر حادثات کے معاوضہ جات، دیوانی و فوجداری قابلِ مصالحت مقدمات، خاندانی تنازعات، این آئی ایکٹ کے مقدمات، ناندیڑ واگھالا میونسپل کارپوریشن کے جائیداد ٹیکس سے متعلق مقدمات، اقبالِ جرم کے کیسز، آر ٹی او اور ریلوے پولیس کے مقدمات، خاندانی عدالت، محنت عدالت، کوآپریٹو عدالت، ضلع صارف شکایات ازالہ فورم، بینک اور فنانس کمپنیوں کے مقدمات، پنچایت سمیتی ٹیکس وصولی اور قبل از اندراج مقدمات، بی ایس این ایل اور ایم ایس ای ڈی سی ایل کمپنی کے معاملات شامل تھے۔ اس مقصد کے لیے ضلع میں مجموعی طور پر 30 پینل تشکیل دیے گئے تھے۔ 9 مئی کو منعقدہ اس لوک عدالت میں ضلع ناندیڑ کی عدالتوں میں زیر التوا کل 11 ہزار 704 مقدمات پیش کیے گئے، جن میں سے 719 مقدمات کا تصفیہ کیا گیا اور تقریباً 5 کروڑ 33 لاکھ 88 ہزار 823 روپے کی مفاہمتی رقم طے پائی۔ اس کے علاوہ جائیداد ٹیکس، پانی کے بقایاجات اور قبل از اندراج دعوؤں کے 961 مقدمات بھی نمٹائے گئے، جن کی مجموعی مالیت 2 کروڑ 44 لاکھ 6 ہزار 497 روپے رہی۔ اس طرح مجموعی طور پر 1680 مقدمات کا تصفیہ ہوا اور کل مفاہمتی رقم 7 کروڑ 68 لاکھ 49 ہزار 320 روپے تک پہنچ گئی۔ خاص بات یہ رہی کہ 30 لاکھ روپے مالیت کا ایک اہم دیوانی مقدمہ بھی اسی قومی لوک عدالت میں کامیابی کے ساتھ حل کیا گیا۔ آخر میں ضلع قانونی خدمات اتھارٹی کے سیکریٹری شرد جی دیشپانڈے نے اس قومی لوک عدالت میں شرکت کرنے والے تمام فریقین، ججز اور عملے کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔

آپریشن سندور کے دوران چین کی پاکستان کی حمایت پر ہندوستان کا پختہ پیغام

نئی دہلی۔ 12 رمئی۔ ایم این این۔ گزشتہ سال مئی میں آپریشن سندور کے دوران چین کی جانب سے پاکستان کی پشت پناہی کرنے کی خبروں کے جواب میں بھارت نے منگل کو ایک سخت پیغام بھیجا اور کہا کہ جو ممالک خود کو ذمہ دار سمجھتے ہیں انہیں اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ اس طرح کے اقدامات ان کی ساکھ کو کس طرح متاثر کرتے ہیں۔ یہ اس وقت سامنے آیا جب ایک چینی اہلکار نے مبینہ طور پر اس بات کا اعتراف کیا کہ بیجنگ نے ہندوستان کے ساتھ اپنی جنگ کے دوران پاکستان کو سائٹ پر تکنیکی مدد فراہم کی تھی، کیونکہ پہلگام دہشت گردانہ حملے کے بعد دونوں پڑوسی ممالک کے درمیان کشیدگی میں تیزی سے اضافہ ہوا تھا۔ گزشتہ سال مئی میں آپریشن سندور کے دوران چین کی جانب سے پاکستان کی پشت پناہی کرنے کی خبروں کے جواب میں بھارت نے منگل کو ایک سخت پیغام بھیجا اور کہا کہ جو ممالک خود کو ذمہ دار سمجھتے ہیں انہیں اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ اس طرح کے اقدامات ان کی ساکھ کو کس طرح متاثر کرتے ہیں۔

بھارت۔عمان آزاد تجارتی معاہدہ یکم جون سے نافذ ہونے کا امکان۔ گوئل

نئی دہلی، 12 مئی۔ ایم این این۔ تجارت اور صنعت کے وزیر پیوش گوئل نے منگل کو کہا کہ ہندوستان اور عمان کے درمیان آزاد تجارتی معاہدہ (ایف ٹی اے) یکم جون سے نافذ ہونے کی امید ہے۔ اس معاہدے پر دسمبر 2025 میں دستخط ہوئے تھے۔ انہوں نے یہاں نامہ نگاروں کو بتایا، "میں نے آج عمان کی ٹیم کے ساتھ اچھی ملاقات کی ہے اور غالباً عمان کا آزادانہ تجارتی معاہدہ یکم جون 2026 سے نافذ العمل ہو جائے گا۔"

وزیر اعلیٰ یوتھ ورک ٹریننگ اسکیم میں نوجوانوں سے بڑھ چڑھ کر شرکت کی اپیل

پربھنی: ریاستی حکومت کے محکمہ ہنرمندی، روزگار، صنعت کاری اور اختراع کے تحت جاری Mukhyamantri Yuva Karya Prashikshan Yojana (سی ایم وائی کے پی وائی) کا دوسرا مرحلہ شروع ہو چکا ہے۔ اس اسکیم کے تحت 18 سے 35 سال عمر کے وہ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اہل ہیں جو فی الحال نہ تو تعلیم حاصل کر رہے ہیں، نہ کسی ہنر کی تربیت لے رہے ہیں اور نہ ہی کسی ملازمت میں ہیں۔ اس اسکیم کے ذریعے مہاراشٹر کی معروف کمپنیوں اور نجی اداروں میں نوجوانوں کو 11 ماہ کی تربیت (انٹرن شپ) فراہم کی جائے گی۔ تربیت کے دوران تعلیمی قابلیت کے مطابق ماہانہ مالی امداد بھی دی جائے گی، جس میں بارہویں پاس امیدواروں کو 6 ہزار روپے، ڈپلومہ ہولڈرز کو 8 ہزار روپے اور گریجویٹ امیدواروں کو 10 ہزار روپے وظیفہ دیا جائے گا۔ اس اسکیم میں شامل ہونے کے لیے امیدواروں کو سی ایم وائی کے پی وائی پورٹل پر جا کر "انٹرن لاگ ان" کے ذریعے رجسٹریشن کرنا ہوگا۔ رجسٹریشن کے لیے آدھار نمبر کے ساتھ موبائل نمبر کا منسلک ہونا ضروری ہے، اور موصول ہونے والے او ٹی پی کے ذریعے عمل مکمل کیا جائے گا۔ محکمہ ہنرمندی ترقی، روزگار اور صنعت کاری کے اسسٹنٹ کمشنر پرشانت کھندارے نے ضلع کے تمام اہل بے روزگار نوجوانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ بڑی تعداد میں اس اسکیم میں رجسٹریشن کر کے تربیت کے اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ مزید معلومات کے لیے ضلع ہنرمندی ترقی، روزگار اور رہنمائی مرکز، پربھنی سے رابطہ کرنے کی بھی ہدایت دی گئی ہے۔

آئی ایم ڈی نے ہائپرلوکل موسمیاتی پیشگوئی فراہم کرنے کے لیے اے آئی سے چلنے والے نظام متعارف کرائے ہیں۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ

نئی دہلی۔ 12 رمئی۔ ایم این این۔ سائنس اور ٹیکنالوجی، ارتھ سائنسز کے مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج ارتھ سائنسز کی وزارت کے تحت تیار کردہ دو جدید موسمیاتی پیشگوئی کی مصنوعات لانچ کیں، جن کا مقصد ملک بھر میں ہائپرلوکل، امپیکٹ پر مبنی اور اے آئی پر مبنی موسمیاتی خدمات فراہم کرنا ہے۔ آج جن دو مصنوعات کو لانچ کیا گیا ہے، ان میں ہندوستان کے محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) کے ذریعے مصنوعی ذہانت سے چلنے والے پہلے مصنوعی ذہانت (اے آئی) سے چلنے والے نظام کو اے آئی کے ذریعے فعال "ملک کے مختلف حصوں میں مانسون کی پیشگی پیشگوئی" اور ایک پائلٹ سروس کے طور پر "اتر پردیش کے لیے اعلیٰ مقامی ریزولوشن بارش کی پیشگوئی" کی شکل میں متعارف کرانا شامل ہے۔ یہ نظام ہندوستان کے محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹروپیکل میٹرولوجی (آئی آئی ٹی ایم) پونے اور نیشنل سینٹر فار میڈیم رینج ویدر فورکاسٹنگ (این سی ایم آر ڈبلیو ایف) نے مشترکہ طور پر تیار کیا ہے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ ہندوستان کی موسمیاتی پیشگوئی کی صلاحیتوں میں گزشتہ دہائی کے دوران ایک بڑی تبدیلی دیکھی گئی ہے، جس میں ٹیکنالوجی، ڈیٹا انضمام اور جدید ماڈلنگ سے پیشگوئی کی درستگی اور آئی ایم ڈی خدمات پر عوام کے اعتماد میں نمایاں بہتری آئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئی ایم ڈی آج حکمرانی، آفات سے نمٹنے کی تیاری، زرعی منصوبہ بندی اور روزمرہ کے عوامی فیصلہ سازی کا ایک لازمی جزو بن گیا ہے۔ وزیر موصوف نے کہا کہ نئے شروع کیے گئے نظام روایتی موسمیاتی پیشگوئی سے اثرات پر مبنی اور فیصلہ کن مددگار پیشگوئی کی طرف ایک بڑی تبدیلی کی نشاندہی کرتے ہیں، جو کسانوں، منتظمین، آفات کے منتظمین اور شہریوں کو انتہائی درست، مقام سے متعلق اور قابل عمل معلومات فراہم کرنے کے قابل ہیں۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony, Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی